بچوں کے نام رکھنے کے لئے اس کتاب میں سینکڑوں
اچھے ناموں کی فہرس بھی شامل ہے

نام رکھنے کے احکام

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے
لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔(ابو داؤد،۴/۳۷۴،حدیث:۴۹۴۸)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اِصلاحی کتب)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

نام کتاب : نام رکھنے کے احکام

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۷ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ　　　　حوالہ: 192

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحبہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"نام رکھنے کے اَحکام"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2013

E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''برکت والے نام'' کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ۰ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و

بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ جنّت نشان ہے:** بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قَبْر پر مُقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جوکوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وَقْت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(مسند البزار، ٤/٢٥٥، حدیث: ١٤٢٥)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! دُرودشریف پڑھنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اُس کا نام مع ولدِیّت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کیا جاتا ہے۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب

کسی کو عامِل (زکوٰۃ وعُشر وغیرہ حاصل کرنے والا ذمہ دار) بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگراس کا نام آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اوراس کی خوشی آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور اگراس کا نام ناپسند ہوتا تواس کی ناپسندیدگی آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کے چہرے پر دیکھی جاتی۔

(ابو داؤد،کتاب الطب، باب فی الطیرۃ،۲۵/٤،حدیث:۳۹۲۰)

مُفَسِّرِشَہیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح،۲۶۳/٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پُکارا جاتا ہے۔ گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامِعہ، بازار اور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے جس طرح کہ کتاب کا نام اس کی شناخت ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ نام گھریلو ماحول اور تہذیبی روایات کی عَکاسی بھی کرتا ہے۔ نام اچھا ہو تو انسان کا ضمیر اُسے کام بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے

لئے غور وفکر شروع ہوجاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ**، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: **اَوَّلُ مَا یَنْحِلُ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ اِسْمُہٗ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ** یعنی آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

(جمع الجوامع، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۸۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو مبارکباد دینے کے بعد والدین سے **عموماً** یہی سوال ہوتا ہے کہ **نام کیا رکھا؟** بسا اوقات بچے کا والد اپنے دوست احباب اور رشتے داروں سے پوچھتا دکھائی دیتا ہے کہ **نام کیا رکھیں؟**

نام کیسا ہونا چاہئے؟ نام کون رکھے؟ کونسا نام رکھنا افضل ہے؟ کونسے نام رکھنا ناجائز ہے؟ کسی کا نام بگاڑنا کیسا؟ کنیت کسے کہتے ہیں؟ کنیت رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟ لقب کیا ہوتا ہے؟ زیرِ نظر کتاب **''نام رکھنے کے احکام''** (جس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے) اس کتاب میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بچوں اور بچیوں کے نام رکھنے کے لئے 538 اچھے ناموں کی فہرس بھی شاملِ کتاب ہے۔ اس کتاب کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔

(شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

قیامت کے دن نام سے پُکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دُنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مَروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داوٗد، کتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ٣٧٤/٤، حديث:٤٩٤٨)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہو جائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رَو (آگے آگے چلنے والے یا آگے گزرنے والے) ہیں۔

(كنز العمال، كتاب النكاح، الباب السابع، الجزء١٦، ١٧٥/٨، حديث:٤٥٢٠٦)

ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں والدین کی شکایت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام

نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے میزان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عَرض کرے گا: اے میرے رب! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، جزء۱۶، ص۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۰۷)

''سِقْط'' یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ''سِقط'' وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شِکَمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارِج ہو جائے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچہ فوت ہو جائے تو؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد 1)'' کے صفحہ 841 پر ہے: بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمّل) ہو یا ناتمام (نامکمّل) بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (دُرِّمُختار، ۳/۱۵۳۔ ۱۵۴، بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہوسکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں

کے لیے ہوسکتا ہو۔ (بہارِ شریعت،۳/۶۰۳) (مثلاً: راحت، نصرت، تسلیم وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کب رکھیں؟

افضل یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے، عقیقہ کرنے سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (نزھۃ القاری،۵/ ۴۳۰)، حضرتِ سیِّدُ نا عَمرو بن شعیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و الہٖ وسلّم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حُکم اِرشاد فرمایا۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود،۴/۳۸۰، حدیث:۲۸۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد و الاھلین،۶/۴۰۰، حدیث:۸۶۵۸)

حضرت علّامہ عبدالروٗف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں: اُمّت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام انسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا ہے اور اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت اس بات کا

تقاضہ کرتی ہے کہ نام اور کام میں مناسبت اور تعلق ہو۔نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔(فیض القدیر ،۳/ ۵۲۲،تحت الحدیث:۳۷۴۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بُدھوا، تلکو وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ بُرے معنی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔ بہتر یہ ہے کہ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلِ بیت اَطہار (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم) کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل، عثمان، علی، حُسین و حَسن وغیرہ، عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ اِنْ شَآءَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ہمارے معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز

بچے یا بچی (بالخصوص پہلی اولاد) کی پیدائش کے بعد عُموماً قریبی رشتہ داروں مثلاً دادی، نانی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کا اِصرار ہوتا ہے کہ اس کا نام میں رکھوں گا اور ہر ایک اپنی پسند کا نام بھی چُن کرلے آتا ہے۔ اگر والد راضی ہو تو اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے ایسے نام بھی رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کے معانی

اچھے نہیں ہوتے ، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو، مگر نام کے حتمی اِنتخاب کے وَقت الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال تو ہوتا ہے لیکن دیگر پہلوؤں پر توجہ نہیں ہوتی چنانچہ بعض اوقات لوگ اہلِ عِلْم سے ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اُردو، عَرَبی یا فارسی کسی لُغت میں نہیں ملتے، ظاہر ہے اس طرح کے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں۔

نام کیسا ہونا چاہئے؟

اس حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے **صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو، نہ حدیثوں میں ہو، نہ مسلمانوں میں ایسا نام مُستعمَل ہو، اس میں علما کو اِختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۰۳)

مَدَنی مشورہ ہے کہ والدیا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیانِ کرام یا علمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُھُمْ سے رہنمائی لیں اور اس پر عمل بھی کریں۔

﴿اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء اہلسنّت کے ان نمبرز پر بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے: 03000220112-5 (وقت صبح 10 تا 4 بجے تک، 1 سے 2 بجے تک وقفہ برائے نماز وطعام اور جمعہ کے دن تعطیل ہے۔)﴾

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

کہیں حبِّ جاہ تو نہیں؟

بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان، محلے میں دُور

دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے! یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی **حُبِّ جاہ** (یعنی تعریف کی خواہش) کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھتے وَقت اچھی نِیّتیں کرلیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ٥ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث:٥٩٤٢)

دومَدَنی پھول

﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہٰذا ایک دَم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسب حال نیّتیں کرلینی چاہئیں مثلاً ❁ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ❁ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ❁ نسبت کی برکتیں لینے کے لئے انبیاء کرام، صحابہ کرام اور دیگر بُزرگانِ دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ❁ نام کے حتمی اِنتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کرلوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام

اگر کسی بچے کا نام ''عَبْد'' سے شروع کرنا ہو تو سب سے **افضل** نام **عبد اللہ** اور عبد الرحمٰن ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں میں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُ اللہ اور عبدُ الرَّحْمٰن ہیں۔'' (**مسلم، کتاب الآداب، باب النهی عن التکنی بابی القاسم...الخ، ص ١١٧٨، حدیث: ٢۔(٢١٣٢)**)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ **افضل عبدُ اللہ** ہے کہ عَبُو دِیت (یعنی عبد ہونے) کی اِضافت (یعنی نسبت) عَلَمِ ذات (یعنی اللہ) کی طرف ہے۔ انہیں (یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمٰن) کے حُکم میں وہ اَسماء (یعنی نام) ہیں جن میں عَبُو دِیت کی اِضافت (یعنی نسبت) دیگر اَسماءِ صِفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُالرَّحِیْم، عَبْدُالْمَلِك عَبْدُالْخَالِق وغیرہا۔ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالٰی کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبدُ اللہ وعبد الرحمٰن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبدِ شَمس (سورج کا بندہ) اور کسی کا عبد الدَّار (گھر کا بندہ) ہوتا۔ (**بہار شریعت، ٣/٦٠١**)

''عبد الرحمٰن'' اور ''عبد اللہ'' نام مکمل بولنے کی عادت بنائیں

صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **مزید** لکھتے ہیں: عبد اللہ وعبد الرحمٰن بہت

اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُالْخَالِق کو خالق اور عَبْدُالْمَعْبُوْد کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارشریعت،۳/۳۵٦) (ایک اور مقام پر صدرالشریعہ لکھتے ہیں:) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر کرنا کُفر ہے، جیسے کسی کا نام عبدُاللہ یا عبدُالْخَالِق یا عبدُالرَّحْمٰن ہو اُسے پکارنے میں آخِر میں الف وغیرہ ایسے حُروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (بہارشریعت،۲/٤٦٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"عبدُ اللہ" نام رکھا

سرکارِ دوعالم، **نُورِ مجَسَّم** صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے 19 سے زائد خوش نصیب بچوں کا نام "**عبدُ اللہ**" رکھا، ایسی ہی ایک روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُطِیع رضی اللہ تعالی عنہما سے مَرْوِی ہے کہ ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کھجوروں کی تھیلی دی گئی، انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے اپنا خواب بیان کیا، آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے

فرمایا: کیا تمہاری کوئی زوجہ اُمید سے ہے؟ انہوں نے عَرض کی: جی ہاں! بَنُو لَیث (قبیلے) سے تعلق رکھنے والی زوجہ۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: عنقریب اس کے ہاں تمہارا بیٹا پیدا ہوگا۔ جب بچہ پیدا ہوا وہ اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اسے کھجور کی گھٹی دی، اس کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا فرمائی۔

(الاصابۃ، ٥/٢١، رقم: ٦٢٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک "جِن" کا نام "عبدُ اللّٰہ" رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عَامِر بِن رَبِیْعَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تعظِیْماً میں سلطانِ اِنس وجان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ساتھ تھے، ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے ایک غیبی آواز سنی جو مُشرکین کو مسلمانوں کے خلاف اُبھار رہی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اِعلان کیا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہلاک کر دیا۔ بعد میں آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک طاقتور جن کے ذریعہ ہلاک کر دیا جس کا نام سَمْحَجْ ہے، میں نے اس کا نام عبد اللّٰہ رکھ دیا ہے۔ شام کو ہم نے اسی جگہ سے غیبی آواز میں یہ اشعار سنے:

نَحْنُ قَتَلْنَا مِسْعَرًا لَمَّا طَغٰى وَاسْتَكْبَرَا
وَصَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْكَرَا بِشَتْمِهٖ نَبِيَّنَا الْمُظَفَّرَا

یعنی: ہم نے مِسْعَو (خبیث جن) کو قتل کر دیا وہ سرکش اور متکبر تھا، وہ ہمارے کامیاب وکامران نبی کی بدگوئی کرتا تھا اور حق کا منکر تھا۔ (الاصابة، ۱۴۸/۳، رقم:۳۴۸۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبدالرحمٰن نام رکھا

سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام عبدالرحمٰن بھی رکھا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام عبدِ شَمْس (سُورج کا بندہ) تھا، پھر دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ (اسدالغابة، ۳۳۷/۶، رقم:۶۳۱۹)

تم "ابوراشد عبدالرحمٰن" ہو

حضرتِ سیِّدُنا ابوراشد عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے 100 افراد کا وفد لے کر حاضر ہوئے اور دولتِ ایمان سے نوازے گئے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنی حاضری کا اَحوال سناتے ہیں کہ میرے ساتھ آنے والے لوگوں نے مجھ سے کہا: پہلے تم جاکر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کرو، اگر تمہیں ان میں پسندیدہ بات نظر آئے تو ہمیں

آ کر بتانا ہم بھی حاضری دیں گے ورنہ تم واپس آ جانا ہم لَوٹ جائیں گے۔ میں نے حاضر ہو کر کہا: اَنْعِمْ صَبَاحاً یَا مُحَمَّد! یعنی صبح بخیر اے محمد! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ اہل ایمان کا سلام نہیں۔ میں نے عَرْض کیا: تو پھر کس طرح سلام کروں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم اہلِ ایمان کے ہاں آ ؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه۔ میں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰه آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه وبَرَکَاتُه، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میرا نام دریافت فرمایا، میں نے کہا: ابومعاویہ عَبْدُ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ و اٰلِهٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم ''ابوراشِد عبدالرحمٰن'' ہو۔ نَبِیّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ و اٰلِهٖ و سَلَّم نے میری عزت افزائی فرمائی، مجھے بٹھایا، مجھے اپنی چادر اور عصا عطا فرمایا۔ (جمع الجوامع، ۱۰/۵۵۱، حدیث: ۱۵۱۰۲ ملخصًا)

اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو

حضرتِ سیِّدُ ناعبدُ الرحمٰن بِن اَبُو سَبْرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما صحابی ابنِ صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شمار کُوفہ میں رہائش پذیر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُ ناخَیْثَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ میرے دادا کے ساتھ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العِباد صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ و اٰلِهٖ و سَلَّم کے ہاں

گئے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے میرے دادا سے پوچھا: تمہارے اس بیٹے کا نام کیا ہے؟ انہوں نے عَرض کی: عَزِیز۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کا نام عَزِیز نہیں ''عبدالرحمٰن'' رکھو، سب سے اچھے نام عبدُاللّٰہ، عبدُالرحمٰن اور حارِث ہیں۔ (اسد الغابة، ٣/٤٦٦، رقم: ٣٣١٣)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: عَـزِیْـز اَسماءِ الٰہیہ میں سے ہے عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی (یعنی انکساری)، عجز و نیاز چاہیے۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٤٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ضروری وضاحت

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللّٰہ اور عبدالرحمٰن) **محمد و احمد** سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم پاک **محمد و احمد** ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود **اللّٰہ** تعالٰی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں **مُحَمَّد** نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔ (بہار شریعت، ٣/٦٠١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسماءِ الٰہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف "**اللہ**" ہے۔اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر **عبد** کی اِضافت کے ساتھ "**عبدُ اللہ**" رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمٰن (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، **قُدُّوس** (بڑا پاک)، **قَیُّوم** (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام **عبد** کی اِضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً **عبدالقُدُّوس**، **عبدالقیُّوم** تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام **اللہ** عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رَشید، کبیر، بَدِیع وغیرہ، یہ نام **عبد** کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنی مُراد نہ لئے جائیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا "**رشید، کبیر**" ہونا **ذاتی** ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنیٰ **عطائی** ہیں۔ **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد 3 حصہ 16 صفحہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اَسماءِ اِلٰہیہ جن کا اِطلاق (بولا جانا) **غیرُ اللہ** پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے **علی، رشید، کبیر، بدیع**، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں ہیں جن کا اِرادہ **اللہ** تعالیٰ پر اِطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام

رکھنا جائز ہے، مَثَلًا **العَلی، الرَّشید** ۔ہاں اس زمانہ میں چُونکہ عوام میں ناموں کی تَصغیر کرنے کا بکثرت رَواج ہوگیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔خُصُوصاً جب کہ اسماءِ اِلٰہِیّہ کے ساتھ **عبد** کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مَثَلًا **عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز** کہ یہاں مُضاف اِلَیہ سے مُراد **اللہ** تعالٰی ہے اور ایسی صورت میں تَصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تَصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تَصغیر ہے مگر عوام اور ناواقِفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اِسی لیے وہ حُکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ اِحتمال (گمان) ہو۔

(دُرِمُختار و رَدُّالمُحتار،۹/ ۶۸۸)

''جبار'' نام تبدیل کر کے ''عبدالجبار'' رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدالجبار بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام ''جبار بن حارِث'' تھا، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم ''عَبْدُ الْجَبَّار'' (زبردست قدرت والے کے بندے) ہو۔(اسد الغابۃ،۱/۳۸۷،رقم:۶۶۷)

عرض: ''عبد'' سے رکھے جانے والے ناموں کی فہرس اسی کتاب کے صفحہ122 پر ملاحظہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نامِ محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفٰے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام

اقدس ''**محمد**'' پرنام رکھنا بہت بڑی سعادت ہےایک سَروے کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''**محمد**'' ہے۔ نامِ ''**محمد**'' کی فضیلت خود ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

❁ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام **محمد** رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال ، کتاب النکاح ،الفصل الاول فی الاسماء ،۱۶/ ۱۷۵،حدیث ۴۵۲۱۵)

❁ جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر بَرَکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنزالعمال ، کتاب النکاح ،الفصل الاول فی الاسماء ، ۱۶/ ۱۷۵،حدیث ۴۵۲۱۳)

❁ روز قیامت دو شخص ربُّ الْعِزّۃ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حُکْم ہوگا: انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عَرْض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام **احمد** یا **محمد** ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس، ۲/ ۵۰۳،حدیث: ۸۵۱۵)

❁ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء ،حرف الخاء ،۱/ ۳۴۵،حدیث:۱۲۴۳)

❁ جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص "**محمد**" نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں بَرَکت نہ ہوگی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، ۱۰/ ۲۷۵)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام **محمد** نہ رکھے، وہ ضرور جاہل ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رزق میں بَرَکت ہو جاتی

حضرت سیِّدُنا امام مالک علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الخالق فرماتے ہیں: اہلِ مکہ آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جس گھر میں بھی **محمد** نام کا کوئی فرد ہوتا ہے تو اس گھر میں خیر و بَرَکت ہوتی ہے اور ان کے رِزْق میں کثرت ہوتی ہے۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالک، ۹/ ٤٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"لفظ "محمد" کے بارے میں ایمان افروز مدنی پھول

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں لکھتے ہیں: لفظ **محمد** کے معنی ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہوا، ہر وَقت، ہر زمانہ، ہر زبان میں حمد و ثناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں اسی طرح حضورِ اَنور صلَّی اللہ

علیہ وسلّم کا نامِ شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سردار ہے، اس نامِ پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اس نامِ پاک کو **اللہ** تعالیٰ کے نام یعنی لفظِ ''**اللہ**'' سے بہت مناسبت ہے، **اللہ** میں حرف چار، چاروں حرف نقطوں سے خالی ہیں، ان میں ایک ''شد (ّ)''، دو ''حرکتیں''، ایک ''سکون (ْ)'' ہے، اسی طرح لفظ ''**محمد**'' چار حرف، چاروں حرف نقطوں سے خالی، ایک ''شد (ّ)'' دو ''حرکتیں'' ایک ''سکون''۔

(۲) لفظِ ''**اللہ**'' بولنے سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں، لفظِ ''**محمد**'' کہتے ہیں تو دونوں لَب مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں، اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دُور رہے۔

(۳) لفظ ''**اللہ**'' اپنی دلالت میں حرفوں کا محتاج نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کا الف نہ رہے، تو ''**لِلّٰہ**'' بن جاتا ہے، اگر اوّل (یعنی شروع) کا لام بھی نہ رہے تو ''**لہ**'' ہے، اگر درمیان کا الف بھی نہ ہو تو ''**ہ**'' ہے، یونہی لفظ ''**محمد**'' دَلالت میں حرفوں کا حاجت مند نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کی میم الگ ہو جائے تو ''حمد'' رہتا ہے اگر ''ح'' بھی اُڑ جائے تو ''مَدّ'' ہے یعنی کھینچنا مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچانا، اگر بیچ کی میم بھی نہ رہے تو ''دال'' بمعنی رہبر۔

(٤) سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لَقَب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے، مگر حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے نام، لَقَب وخطاب

سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ عبدالمطلب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(۵) دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور اَنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عرشِ اعظم پر لکھا گیا تھا اور حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضورِ اَنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت سے قریباً 600 برس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: اِسْمُہٗ اَحْمَد ان کا نام پاک احمد ہے، پچھلی قومیں آپ کے نام کی بَرَکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

(۶) کوئی شخص آپ کو "**محمد**" کہہ کر بُرا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہوگا کہ انہیں کہتا تو ہے "**محمد**" یعنی لائقِ حمد اور کرتا ہے برائیاں، اسی لئے کفارِ مکہ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام "**مُذَمَّم**" رکھ کر آپ کی شانِ اقدس میں بکواس بکی، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کہ دیکھو ہم کو ہمارے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے بچایا، یہ لوگ "**مُذَمَّم**" کو برا کہتے ہیں، ہوگا کوئی "**مُذَمَّم**"، ہم تو "**محمد**" ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول الله ﷺ، ٤/٤٨٤، حدیث: ٣٥٣٣)

(۷) حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام "**محمد**" بہت جامع ہے، جس میں حضورِ اَنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بے شمار فضائل بیان ہو گئے ہیں، آدم کے معنی ہیں مٹی سے پیدا ہونے والے، **ابراہیم** کے معنی ہیں "مہربان باپ، اَبٌ رَّحِیْم"،

نُوح کے معنی ہیں ''خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے''، عیسٰی کے معنی ہیں ''بہت شریفُ النَّفْس ، کریمُ الطَّبْعِ ''ان تمام ناموں میں ایک ایک وَصْف کی طرف اِشارہ ہے، مگر''محمد'' کے معنی ہیں ہرطرح ہر وَصْف میں بے حد تعریف کئے ہوئے ،اس میں حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہوگیا۔

(٨) لفظ ''محمد'' میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی ، اسی خبر کی صداقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی ، بلکہ جو حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے وابستہ ہوگئے ان کی بھی تعریف ہوگئی ، فرش پر ان کی دُھوم، عرش پر ان کے چرچے، اعلیٰ حضرت (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) نے کیا خوب فرمایا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

(٩) جو اپنے بیٹے کا نام محبت میں ''محمد'' رکھے، اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حیا آتی ہے جس نے میرے محبوب کی محبت میں اپنے بیٹے کا نام ''محمد'' رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۲۲۰/٤ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"محمد" نام رکھا

کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے ہیں جن کا نام خود سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "**محمد**" رکھا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طَلْحَہ رضی اللہ تعالی عنھما، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رضی اللہ تعالی عنھما کی بہن حضرتِ سیدتنا حَمْنَہ رضی اللہ تعالی عنھا کے صاحبزادے ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کے والد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ آپ کو سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس لے گئے تا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بچے کو گھٹی دیں اور اس کا نام رکھیں، پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کا نام "**محمد**" رکھا اور اپنی کنیت "اَبُو الْقَاسِم" عطا فرمائی۔ (اسد الغابة، ۵/ ۱۰۱، رقم: ۴۷۳۸ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ان شاء اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابو شُعَیب رحمۃُ اللہ تعالی علیہ، امام عطاء رحمۃُ اللہ تعالی علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے "اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا۔" اِنْ شَآءَ اللہُ الْعَزِیز لڑکا ہوگا۔

(فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۶۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے ادبی نہ ہونے پائے

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: **محمد** بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر (یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کرلیا جائے[1] اور ہندوستان (پاک و ہند) میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی بَرَکت بھی ہوگی اور تَصْغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہارِ شریعت،۳/۳۵٦)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: فقیر غفر اللّٰہ تعالٰی نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف **محمد** نام رکھا پھر نامِ اَقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز (یعنی پہچان) کے لئے عُرْف جُدا مقرر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ ،٢٤/٦٨٩)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

مدینہ

[1] مثلاً ہلال رضا، بلال رضا وغیرہ

ہے تو عُموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: **محمد** اور پکارنے کے لئے عُرف مثلاً: رَجَب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اِضافہ، امامِ اہلسنّت مجدِ دِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

1000 ڈالر انعام

ایک اخباری اطلاع کے مطابق نامِ ''محمد'' کے قدر دان ایک مسلمان حکمران نے اِعلان کیا ہے کہ جولوگ اپنے نومولود بچوں کے نام نبی آخر الزمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نامِ نامی ''**محمد**'' کے نام پر رکھیں گے انہیں ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ جشنِ ولادتِ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے موقع پر کئے جانے والے اعلان میں مسلمان حکمران نے کہا ہے کہ ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ ان کی والدہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ خیال بنیادی طور پر والدہ نے ہی پیش کیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جووالدین اپنی بیٹیوں کے نام اُمہات المومنین رضی اللہ تعالٰی عنھن کے ناموں پر رکھیں گے ان کو بھی ایک ہزار ڈالر ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ اس اِعلان پر اس ملک میں رہنے والے مسلمان خاندانوں میں خوشگوار ردِّعمل سامنے آیا ہے۔

(جنگ اردو آن لائن 16 جنوری 2014 بتصرف قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے **محمد** کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلبِ علی (علی کا کتا)، کلبِ حسین، کلبِ حسن، غلام علی، غلامِ حسین، غلامِ حَسَن، نثار حُسَین (حسین پر نثار ہونے والا)، فِدا حُسین (حسین پر فِدا ہونے والا)، قُربان حسین، غلامِ جیلانی (جیلانی کا غلام) و **اَمثالِ ذٰلک** کے اَسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُوْرِثَاتِ الْغَضَبِ اٰمین** (اے **اللہ**! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ت) (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۸۳)

مفتیٔ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے اِصلاح فرمائی

سِراجُ العارِفین حضرتِ علامہ مولانا غلامِ آسی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شروع میں بَرَکت کے لیے لفظ "**محمد**" شامل کرلیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم مولانا مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اِسم رِسالت (یعنی محمد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عرض کیا کہ حُضُور پھر "محمد عبدُ الحَیّ" کا کیا حُکم ہوگا؟ اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کُجا عبد الحیّ وکُجا غلامِ آسی (یعنی کہاں عبد الحیّ اور کہاں غلامِ آسی)؟ علامہ

فرماتے ہیں: ''یہ جواب سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کی عَظَمت دل میں خوب خوب رَچ بس گئی۔''

حضور مفتیٔ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ ''**محمد**'' لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطْلاق لفظ ''**محمد**'' پر دُرُست ہوتو وہاں لفظ ''**محمد**'' لانا درست ہوگا (جیسے محمد صادق) اور اگر نام کا اِطْلاق لفظ ''**محمد**'' پر دُرُست نہ ہوتو وہاں لفظ ''**محمد**'' شروع میں لانا دُرُست نہ ہوگا (جیسے محمد غلام حسین)۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم عبدُ الْحیّ[1] ہیں لہٰذا محمد عبدُ الْحیّ کہنا درست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اِس لئے ''محمد غلامِ آسی (یعنی ''آسی'' کا غلام)'' کہنا نامناسب ہے۔

(جہانِ مفتیٔ اعظم، ص ۴۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام **محمد** رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم سے مَرْوِی ہے کہ نبی

مدینہ

[1] یعنی اللّٰہ کے بندے ہیں کیونکہ ''حَیّ'' اللّٰہ تعالٰی کا صفاتی نام ہے

کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: جب تم بیٹے کا نام **محمد** رکھوتواس کی عزّت کرواور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرواوراسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔ (الجامع الصغیر، ص۴۹، حدیث:۷۰۶) ایک اورحدیث پاک میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب لڑکے کا نام **محمد** رکھوتواسے نہ ماراورنہ محروم کرو۔

(مسند البزار، ۹/۳۲۷، حدیث:۳۸۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام **محمد** تھا حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کو گالی دے رہا ہے، بلاکر کہا کہ دیکھوتمہاری وجہ سے **محمد** کو گالی دی جارہی ہے، اب تا دَمِ مرگ (یعنی اپنی موت تک) تم اس نام سے پکارے نہیں جاسکتے، چنانچہ اسی وقت اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا گیا۔ پھر بَنُو طَلْحَہ کے پاس پیغام بھیجا جولوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات آدمی تھے اوران کے سردار کا نام **محمد** تھا۔ اس نے کہا: خود رسولُ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم ہی نے میرا نام **محمد** رکھا ہے۔ بولے: اب میرا اِس پرکوئی زورنہیں چل سکتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۶/۲۶۷، حدیث:۱۷۹۱۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں بے وضو تھا

سلطان محمود غزنوی نے ایک بار ایاز کے بیٹے کو پکارا: اے ایاز کے بیٹے! اِستنجے کے لئے پانی لا۔ ایاز نے تھوڑے دنوں بعد عَرض کی کہ حضور! مجھ سے یا اس سے (یعنی میرے بیٹے سے) کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا: تیرے بیٹے کا نام **محمد** ہے، میں اس دن بے وضو تھا، میں نے کبھی بغیر وضو **محمد** نام کو اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔

هزار بار بشَویَم دَهن بمُشك وگلاب!

هُنوز نامِ تو گُفتَن کمالِ بے ادبی اَسْت

(یعنی: میں اپنے منہ کو ہزار بار مشک وگلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے)
(تفسیر نعیمی، ۲۲۱/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

ایسی صورت میں ''محمد'' پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام **محمد** ہو تو بعض کم عِلم لوگ اس کا نام لکھتے ہوئے نام کے ساتھ دُرود ''صلی اللہ علیہ وسلّم'' لکھتے ہیں یا پھر ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات مُراد نہیں ہوتی اس لئے دُرودِ پاک نہ لکھا جائے اور نہ ہی کوئی علامت ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ لکھیں بلکہ جہاں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ اقدس لکھیں تو مکمل

دُرُود (مثلاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) لکھئے، ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ کی علامت نامِ مبارک کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد 1)'' کے صفحہ 77 پر ہے: نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار ''صلعم'' یا ''م'' لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز وحرام ہے۔

(بہارشریعت،۱/۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد نبی، احمد نبی'' نام نہ رکھا جائے

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبیُّ الزَّمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نَبِیُّ اللہ بھی سنا گیا ہے، غیرِ نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔ **تنبیہ:** اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مُراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان اِبلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گُریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے بُرے ناموں کو بدلا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟ (بہارشریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”محمد بخش، احمد بخش“ نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہارشریعت،٣/٦٠٤)

”غلام محمد، غلامِ صدیق“ نام رکھنا جائز ہے

غلامِ محمد، غلامِ صدیق، غلامِ فاروق، غلامِ علی، غلامِ حسن، غلامِ حسین وغیرہ اَسما جن میں اَنبیاء وصحابہ واَولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اِضافت کرکے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدمِ جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ (بہارشریعت،٣/٦٠٤)

”عبدالمصطفٰے، عبدالنبی“ نام رکھنا جائز ہے

عبدُ الْمُصْطَفٰے، عَبْدُ النَّبِی، عبدُ الرَّسُول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عُبُودِیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اِضافت غیرُ اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔[1] (بہارشریعت،٣/٦٠٤) اسی طرح عبدالجمال اور عبدالرفیق نام رکھنا بھی جائز ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] :اس حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 666 تا 669 اور 671 کا مطالعہ کیجئے۔

''یسین ،طٰہٰ'' نام رکھنا منع ہے

طٰہٰ ،یٰس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقطَّعاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اَسمائے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ہیں اور بعض علمانے اسمائے الٰہیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا **اللہ** تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر ''**محمد طٰہٰ**''، ''**محمد یٰس**'' کہنا بھی ممانعت کو دَفع (یعنی دُور) نہ کرے گا۔ (بہار شریعت،۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''غَفُور الدِّین'' نام رکھنے کا حکم

غَـفُـورُ الـدِّیـن (نام) بھی سخت قَبیح و شَنیع ہے،غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، **اللہ** عزوجل غفورِ ذُنوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے،تو غفورُ الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔

(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۶۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی بُزرگ کو قیّومِ زماں کہنا کیسا؟

سُوال: کسی کا نام عبدالقیوم ہو اُس کو **قیّوم** کہہ کر پکارنا کیسا؟ اِسی طرح کسی بزرگ کو

''قیّومِ جہاں'' یا قیّومِ زَماں'' کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا **سخت حرام** ہے۔ بعض **فُقہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام کے نزدیک بندے کو **اللّٰہ** عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے **قیوم**، **قُدّوس** یا **رحمٰن** کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ ''قیّومِ جہاں'' یا ''قیّومِ زماں'' کہنے کا ایک ہی حُکم ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالی علیہ **فتاویٰ رضویہ** جلد 15 صَفحہ 280 پر فرماتے ہیں: **فُقہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السلام نے ''قیّومِ جہاں'' غیرِ خدا کو کہنے پر **تکفیر** فرمائی۔ مَجْمَعُ الْاَنْہُر میں ہے: ''اگر کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَسماءِ مُختصَّہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اِطلاق مخلوق پر کرے جیسے اِسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) **قُدّوس**، **قَیّوم** یا **رحمٰن** کہے تو یہ **کفر** ہو جائے گا۔'' (مجمع الانھر، ۲/ ۵۰٤)

وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمٰن کہہ کر نہ پکاریئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' کے صفحہ 591 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو **رحمٰن**، **قَیّوم** اور **قُدّوس** وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنائیے کہ جس کا نام **اللّٰہ** کے کسی نام میں ''عبد'' کی اِضافت کے ساتھ ہو مثلاً جن کا نام عبدالمجید یا عبدالکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

کرنہ پکاریں، اُس میں سے ''عبد'' خارِج نہ کریں، ہاں! غیرِ خدا کو ''مجید'' یا ''کریم'' کہنا کفر نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۹۱)

عبدُ القادِر کو قادِر کہنا کیسا؟

سُوال: عبدُ القادِر، عبدالقدیر، عبدالرَّزّاق وغیرہ نام والے افراد کو قادِر، قدیر اور رزّاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اِس طرح کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت **حُضُور مفتیِ اعظم ہند** مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حَذْف (یعنی الگ کر دینا) بَہُت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحدِ **کفر** تک بھی پہنچتا ہے۔ **قادِر** کا اِطلاق تو غیر پر جائز ہے، اس صورت میں عبدُ القادِر کو **قادِر** کہہ کر پکارنا **بُرا** ہے مگر **قدیر** کا اِطلاق غیرِ خدا پر ناجائز۔ کَمَا فِی الْبَیْضَاوِی (جیسا کہ بَیضاوی میں ہے) اور اگر کسی کا نام عبدُ القدوس، عبدالرحمٰن، عبدالقیوم ہے تو اسے **قدوس، رحمٰن، قیوم** کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبدُاللّٰہ ہو (اُس کو) ''**اللّٰہ**'' کہنا بَہُت سخت بات ہے۔ والعِیاذُ بِاللّٰہ تعالٰی۔ جس کا نام عبدُ القادِر ہو اُسے بھی عبدُ القادِر ہی کہا جائے، جس کا عبدُ القدیر اسے عبدُ القدیر ہی کہنا ضَرور ہے۔ عبدُ الرَّزّاق کو عبدُ الرَّزّاق، عبدُ المُقْتَدِر کو عبدُ المُقتَدِر۔ غیر پر اطلاقِ قَدیر و مُقتَدِر (یعنی اللّٰہ عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اِس مسئلے) میں عُلما کا اِختِلاف ہے۔ کَمَا فِی غَایَۃِ الْقَاضی

حاشیہ شَرحُ البَیْضاوی۔ (فتاوی مصطفویہ، ص۸۹۔۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”عبدالقیوم“ نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ عبدُ القَیُّوم اَزْدِی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے آقا ابوراشد رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بنواَزْد کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تعَالی عَلَیْہِ والِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں آئے، بے چین دلوں کے چَین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہ تعَالی عَلَیْہِ والِہٖ وسَلَّم نے ابوراشد سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: عبدالعُزّٰی ابومُغْوِیہ۔ آپ صَلَّی اللہ تعَالی عَلَیْہِ والِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم ”عبدالرحمٰن ابوراشد“ ہو۔ پھر اِرشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عَرض کی: میرا غلام۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عَرض کی: قیوم (ہمیشہ قائم رہنے والا)۔ ارشاد فرمایا: یہ عبدالقیوم (ہمیشہ قائم رہنے والے کا بندہ) ہے۔

(اسد الغابة، ۳/۵۲۵، رقم: ۳۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزرگانِ دین سے نام رکھوانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگان دین سے بچوں کا نام رکھوانا باعثِ خیر وبَرَکت ہوتا ہے، دورِ رسالت سراپا بَرَکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی

آدم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں لاتے ،آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم اس کے لئے دعا کرتے ،نام رکھتے اور بسا اوقات اسے گھٹی بھی دیتے ،چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت ،شہنشاہِ نُبوت صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم ان کے لیے خیر و بَرَکت کی دعا فرماتے اور تَحنِیک فرمایا(یعنی گھٹی دیا) کرتے تھے۔(مسلم ،کتاب الادب ،باب استحباب تحنیک ،ص ١١٨٤ ،حدیث :٢١٤٧) ایسی ہی چند روایات ملاحظہ ہوں:

(١) بچے کا نام ''عبدُاللہ'' رکھا

حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ اَنصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے عبدُ اللہ (رضی اللہ تعالی عنہ) پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا،اس وَقت آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عَرض کی: جی ہاں۔پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں پیش کیں۔آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں اور بچے کا منہ کھول کر اس کے منہ میں ڈال دیں ،وہ بچہ اسے چُوسنے لگا۔ پھر

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے۔'' اور اس بچے کا نام عبدُ اللہ رکھا۔

(مسلم:کتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ،ص ١١٨٣ ،حديث: ٢١٤٤)

(٢) ''اِبراہیم'' نام رکھا

حضرت سیدنا ابوموسی اَشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کا نام ''اِبراہیم'' رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔

(مسلم،کتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ ،ص ١١٨٤،حديث: ٢١٤٥)

(٣) ''عبدُ المَلِک'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیط بن جابر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ وہ اسے لے کر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس آئے اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم آپ اس کا نام رکھیں، آپ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کا نام عبدُ المَلِک رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد،٣٢٥/٨،رقم:٤٥٨٥)

(٤) ''سِنان'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سِنان بن سَلَمہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے

ہیں: میں غزوۂ حُنَین کے دن پیدا ہوا، میرے والد کو میری وِلادت کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے کہا: مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوشخبری سے زیادہ محبوب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ۲٤٦/۷، حدیث: ۲۰۰۹۳) پھر میرے والد مجھے جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لعابِ دَہن ڈالا، میرے لیے دعا کی اور میرا نام ''سِنَان (یعنی نیزے کی نوک)'' رکھا۔ (الاستیعاب، ۲۱۷/۲، رقم: ۱۰۷٦)

(۵) ''مُسَرِّع'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا مُسَرِّع بن یاسِر جُہَنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے والد حضرتِ سیِّدُنا یاسر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو کسی سریہ[1] میں بھیجا گیا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا مُسَرِّع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ بچے کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لائیں اور عَرْض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے والد لشکر کے ساتھ ہیں، آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کا نام رکھیں، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو لیا، اس پر ہاتھ پھیرا اور

مدینہ

[1]: وہ جنگی لشکر جس میں حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بنفس نفیس شامل ہوئے اُسے ''غزوہ'' اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے اُسے ''سریہ'' کہتے ہیں۔

(سیرت رسول عربی، ص ۱۲۷ ملخصاً)

دُعا دی: اے اللہ! ان کے مردوں کو کثرت عطا فرما، ان کے گناہوں کو کم تر فرما، ان کو کسی کا محتاج نہ کر، پھر ارشاد فرمایا: میں نے اس کا نام مُسرِع (جلدی کرنے والا) رکھا ہے اس نے اسلام میں جلدی کی ہے۔

(اسد الغابة، ١٦٤/٥، رقم: ٤٨٦١ والاصابة، ٥٠١/٦، رقم: ٩٢٣١)

(٦) ''یحییٰ'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن خَلَّاد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عہد میں ہوئی، نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لائے گئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔

(اسد الغابة، ٤٨٦/٥، رقم: ٥٥٠٥)

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ علیہ السلام کا نام کس نے رکھا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبلۂ اول میں دعا کرنے والے عظیم القدر عمر رسیدہ پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیا علیہ السلام کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے نہ صرف ان کو بیٹے کی بشارت دی بلکہ ان کا نام یحییٰ (علیہ السلام) بھی خود عطا فرمایا اور ارشاد ہوا:

یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ یَحْیٰىۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ﴿۷﴾ (پ١٦،مریم:٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحیٰی ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٧) ''مریم'' نام عطا فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا ابو مریم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عَرض کی: یا رسول اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ''ابو مریم'' رکھی۔

(اسد الغابة،٦/٣٠٠،رقم:٦٢٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیر خانے سے نام عطا ہوا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفٰی رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کی ولادت ہوئی تو

آپ اس وَقت اپنے مُرشِد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: آپ بریلی تشریف لے جائیں۔ اور ''ابوالبرکات محی الدین جیلانی'' نام تجویز فرمایا۔ کچھ دن بعد حضرتِ نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفٰی رضا خان رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، ۲ / ٤٤٧، ملخصًا) حضرت مفتی اعظم ہند کا پیدائشی اور اصلی نام **محمد** ہے، والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے عُرفی نام مصطفٰی رضا رکھا، یہ عرفی نام اس قدر مشہور ہوا کہ خاص و عام میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی[1] کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی

[1]: اب دنیا میں تمام کافر حربی ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ٢٤٢)

ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۲۰۴) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہیے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ (پ۲٦، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں

فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابو تُراب (مٹی والا) اور حضرت خالِد کا سَیفُ اللّٰہ (اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالی عنہم اور جو اَلقاب بمنزلہِ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزورنگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسِق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص ۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۷/۲۳، حدیث: ۲۰٦۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، تحت الحدیث: ۲۰٦۱۲، ۲/٤۱٦)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالم کی نسبت یا کسی

دوسرے کی لفظ مَرْدُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرعِ شریف کیا حُکْم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق اِیذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق اِیذا شرعاً حرام۔ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ** رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۲/ ۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت اَرفع و اعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: **ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ** رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنھم عَنِ النَّبِی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سید عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔ (المعجم الکبیر، ۸/ ۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹) ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔ **وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ** (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت بھرے نام سے پُکارنا

بَسا اوقات ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان یا ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنھن کے ناموں کو مختصر یا تصغیر کرکے محبت بھرے انداز سے پکارتے ،اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

❁ حضرتِ سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو یا عُثَیم (مسند احمد، ۱۰/۱۰۱، حدیث: ۲۶۱۹۰) ❁ حضرتِ سیِّدُ نا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ کو یَا اُنَیس (مسلم، ص ۱۲۶۴، حدیث: ۲۳۰۹) اور یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ۳/۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۸) ❁ حضرتِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو یَا جُوَیْبَر (جمع الجوامع، ۱۴/ ۲۰۸، حدیث: ۱۰۱۸۹) اور یَا جُبَیر (جمع الجوامع، ۱۴/۲۰۹، حدیث: ۱۰۲۰۰)

❁ حضرتِ سیِّدُ نا مقدام رضی اللہ تعالی عنہ کو یَا قُدَیم (ابی داوٗد، ۳/۱۸۳، حدیث: ۲۹۳۳)

❁ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو یا عائِش (بخاری، ۲/۵۵۱، حدیث: ۳۷۶۸) اور شُقَیْرَاء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ۳/ ۱۳۵، حدیث: ۷۸۲۳) اور حُمَیْرَاء (سُرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ۸/ ۶۳۔۶۴، رقم: ۴۱۲۸) اور یا عُوَیْش! (جمع الجوامع، ۵/ ۴۴۵، حدیث: ۱۶۳۸۰) ❁ حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو یا زُوَیْنَب (جمع الجوامع، ۵/۴۸۹، حدیث: ۱۶۸۳۵) کہہ کر پُکارا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ ادب و مروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز

دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہٰذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم ''سفینہ'' ہو

حضرتِ سیِّدُ نا سفینہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضورانور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ساتھ تھا۔صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہوگیا، راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو۔ اس روز اگر میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ بھی اُٹھالیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ جب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے آپ کا نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار حدیث ابی عبدالرحمن سفینة ،۸/ ۲۱۵، حدیث: ۲۱۹۸۴۔۲۱۹۸۷ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

لقب کسے کہتے ہیں؟

نام کے علاوہ ایسے لفظ سے کسی کو پکارنا لَقَب کہلاتا ہے جس میں تعریف و بُرائی کا کوئی خاص معنیٰ ہو۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۳۶) یہ عُمُوماً اہلِ محبت یا

دشمنوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، خود نہیں رکھا جاتا۔

مختلف بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے القابات اسی کتاب کے صفحہ 166 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

تخلص کی تعریف

شاعر کا وہ مختصر نام تَخَلُّص کہلاتا ہے جو اشعار میں استعمال ہوتا ہے، یہ عُمُوماً کلام کے آخری شعر میں آتا ہے۔

11 اکابرینِ اہل سنت کے تخلص

نام	تخلص
امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَضا
استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حَسَن
حضرت مولانا کفایت اللہ کافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	کافی
اعلیٰ حضرت کے جدِ امجد کے شاگرد مولانا محمد حسن علمی بریلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	علمی
مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	نوری
حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حامد
مَدَّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	جمیل
صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الهادی	نعیم
حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان	سالک

والدِ صدر الافاضل حضرت مولانا سید معین الدین علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المُبین	نُزْہَت
امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	عطّار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبت بڑھانے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طَلْحَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تم اُسے ملو تو سلام کرو ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرو، اور ﴿۳﴾ اُسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔ (جمع الجوامع، ۱۴۱/۴، حدیث: ۱۰۸۱٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام اور کُنیَت سے پکارو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں جس طرح ایک مسلمان کے لئے نام کی اہمیت ہے اور اچھے نام رکھنے کا حُکْم دیا گیا ہے اسی طرح کُنیَت بھی اہمیت کی حامل ہے اور مسلمان کو کُنیَت سے پکارنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن حِذْیَم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود و نَوال صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص

کواس کے محبوب نام اور کُنْیت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع، ١٤/٣٣٨-٣٣٩، حدیث:١٠٩٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت کسے کہتے ہیں؟

اَلْکُنْیَۃُ مَا صَدَرَ بِاَبٍ اَوْ بِاُمٍّ اَوْ اِبْنٍ اَوْ اِبْنَۃٍ کُنْیت سے مراد وہ نام ہے جو ''اَبْ، اُمّْ، اِبْن'' یا ''اِبْنَۃ'' سے شروع ہو۔ (التعریفات، ص ١٣٢) مثلاً ابوالقاسم، ابوبلال، ابورجب اور ابنِ احمد وغیرہ

کُنْیت میں ''ابو'' کے معنی

مرد کی کُنْیت میں ''اَبُو'' کا لفظ آتا ہے، اگرچہ '' اَبْ'' کا لغوی معنی باپ ہے لیکن کُنْیت میں ہر جگہ ''اَبُو'' سے مراد باپ نہیں ہوتا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کُنْیت میں ''اَبُو'' آتا ہے اس کے معنی ہر جگہ والد نہیں ہوتے ہیں بلکہ اکثر جگہ اس کے معنی ہوتے ہیں: ''والا'' جیسے ''اَبُوجَھْل'' جہالت والا، ''اَبُوھُرَیْرَہ'' بلیوں والے، ایسے ہی ''اَبُوالْحَکَم'' فیصلہ کرنے والا، ''اَبُوبَکْر'' کے معنی ہیں اَوَّلِیَّت والے۔ (مرآۃ المناجیح، ٦/٤١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابو ہریرہ (چھوٹی بلی والے)

ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آستین میں چھوٹی سے بلی ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ یعنی اے چھوٹی سی بلی والے۔ (عمدۃ القاری، کتاب المغازی، قصۃ دوس والطفیل، ۳۰۴/۱۲، تحت الحدیث: ۴۳۹۳) تب سے اس کنیت (یعنی ابوہریرہ) کو اتنی شہرت مل گئی کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن لوگوں کی غالِب اکثریت کو یاد ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوتُراب (مٹی والے)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم کو گھر میں نہ پایا، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے استفسار فرمایا: تمہارے چچازاد کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ اِختلاف ہوگیا تھا اسلئے وہ مجھ سے ناراض ہوکر گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ (یعنی دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ! دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر عَرْض کی: یا رسولَ اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم آرام فرمارہے تھے، چادر ان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اور

پہلوئے مبارک پر مٹی لگ گئی تھی ۔سرکارِمدینۂ منوّرہ ،سردارِمکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے:قُمْ یَا ابا تُرَاب!قُم یَا ابا تُرَاب!اٹھ اے خاک والے!اٹھ اے خاک والے۔(بخاری،کتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، ١/١٦٩،حدیث:٤٤١) حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہ تعالی وَجہَہُ الکریم کو تمام ناموں میں سب سے زیادہ محبوب اَبُوتُراب تھا اور جب انہیں اَبُوتُراب کہہ کر پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔(بخاری،کتاب الادب،باب التکنی بابی تراب وان کانت له کنية اخری،٤/١٥٥،حدیث:٦٢٠٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوذر (چیونٹیوں والا)

شارحِ بخاری شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری شافعی (المُتَوَفّٰی ٩٥٦ھ) نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوذرغفاری رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ابوذَر اس لئے ہوئی کہ آپ کے پاس روٹی رکھی تھی کہ اچانک اس پر چیونٹیاں نمودار ہوگئیں،آپ نے چیونٹیوں سمیت روٹی کا وَزْن کیا تو اس سے روٹی کے وزن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا،آپ نے ارشاد فرمایا:ان چیونٹیوں کو دیکھو!دنیا کے ترازو میں ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا اور پلڑا بھاری نہیں ہوا لیکن آخرت کا میزان بڑا ہونے کے باوجود ہلکا ہے اور ایک چیونٹی کی وجہ سے بھی وزن بڑھ جاتا ہے۔اس دن سے آپ کی کنیت ابوذَر رکھ دی

گئی۔(شرح البخاری للسفیری،۲/ ٤٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالیٰ علی محمَّد

کُنْیَت کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں کُنْیَت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ❁ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سمیت متعدد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، کثیر صحابہ وصحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضوان، لاتعداد علماء، فقہاء، محدثین اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین نے کنیت کو اِختیار فرمایا۔ ❁ مذکورہ شخصیات میں سے کثیر تعداد نے نہ صرف ایک بلکہ دو اور دو سے زیادہ کنیتیں بھی رکھیں۔ ❁ کئی صحابہ کرام، صحابیات اور بزرگانِ دین کے اصل نام عام مسلمانوں کو معلوم ہی نہیں اور یہ حضرات نام کے بجائے اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں، مثلاً: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر (عبداللہ بن عثمان)، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ (عبدالرحمٰن)، حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری (خالد بن زید)، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ (نُعمان بن ثابت)، حضرتِ سیِّدُنا امام ابوداوٗد (سُلیمان بن اَشْعَث) وغیرہ رِضْوَانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالیٰ علی محمَّد

اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُنْیَت رکھنا

اگرچہ معروف یہی ہے کہ جس کی اولاد ہو وہی کنیت رکھتا ہے لیکن صاحبِ اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم

صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ایسے صحابہ کو بھی کنیت عطا فرمائی جن کی اس وَقت اولاد نہ تھی، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ ناحمزہ بن صُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُ ناصُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھتے ہو جبکہ ابھی تمہارے یہاں اولاد نہیں ہے؟ حضرتِ سیِّدُ ناصُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب دیا: سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و الہٖ وسلم نے میری کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ۴/۲۲۰، حدیث:۳۷۳۸) جبکہ حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ و الہٖ وسلم نے ان کی اولاد ہونے سے پہلے ان کی کنیت "اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰن" رکھی۔

(عمدة القاری، کتاب البر والصلة، باب الکنیة للصبی، ۱۵/۳۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے بچوں کی کنیت رکھیں

اپنے چھوٹے بچوں کی بھی کنیت رکھ دینی چاہئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نااَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: بَادِرُوا بِاَبْنَائِکُمُ الْکُنٰی، لَا تَلْزَمُھَا الْاَلْقَاب یعنی اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو، کہیں اُن کے (بُرے) القاب

نہ پڑ جائیں۔

(کنز العمال،کتاب النکاح،الباب السابع، ۱۷۶/۸،جزء١٦،حدیث:٤٥٢٢٢)

اس روایت کے تحت حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں: اس روایت میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ اپنے بچوں کے لئے کم عمری میں ہی کوئی اچھی کنیت رکھ دی جائے۔ بعض اوقات ایک ہی نام کئی افراد میں مشترک ہوتا ہے اور اس صورت میں لوگ ایسے شخص کو بلانے کے لئے کوئی نہ کوئی لقب رکھ دیتے ہیں جو کہ اکثر بُرا ہوتا ہے۔ بچے کی کنیت رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ بڑا ہوگا تو یہ کنیت اسے بلانے اور پکارنے کے لئے استعمال ہوگی اور کوئی اس کا بُرا لقب نہیں رکھے گا۔

(فیض القدیر،۲۰۱/۳،تحت الحدیث:۳۱۱٦،ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت یاد کرنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیت ''اَبُوالْعَبَّاس''، نام ''بَلْیا''، والد کا نام ''مَلْکان'' جبکہ لقب ''خِضْر'' ہے جس کے معنی ہیں سبز چیز۔ حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جہاں تشریف فرما ہوتے وہاں آپ کی بَرَکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ کو خِضْر کہنے لگے۔

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اور ان کے والد کا نام، آپ کی کنیت اور لقب (یعنی اَبُو الْعَبَّاس بَلْیَابِنْ مَلْکَان اَلْخِضْر) یادر کھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(صاوی، ۱۲۰۷/٤ ، پ۱۵،الکھف:٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے زندگی کے دیگر معاملات کی طرح کنیت رکھنے میں بھی شریعت کا پاس رکھنا ضروری ہے کیونکہ بعض کنیتیں ایسی بھی ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔ جس طرح ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمائے اسی طرح بعض کنیتوں کو بھی تبدیل کیا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ہانی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ہمراہ رسولِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں اَبُوالْحَکَم کہہ کر بلاتے ہیں۔ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں بلا کر ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی حَکَمْ (یعنی فیصلہ فرمانے والا) ہے اور حُکْم کا اختیار اسی کو ہے، تمہاری کنیت اَبُوالْحَکَم کیوں ہے ؟ انہوں نے عَرض کیا: جب میری قوم کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور میں جو فیصلہ کردوں وہ اس پر راضی ہوجاتے ہیں۔ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے، کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ عَرْض گزار ہوئے: شُرَیْح، مُسْلِم اور عبد اللہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عَرْض کی: شُرَیْح۔ فرمایا: تو پھر تمہاری کنیت اَبُوشُرَیْح ہے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح ٣٧٦/٤، رقم: ٤٩٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار کرنا بہتر ہے

شرح السنہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ مرد اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت رکھے، اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے، یونہی عورت کو چاہیے کہ اپنے بڑے بیٹے کی مناسبت سے کنیت اِختیار کرے اور اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے۔ (شرح السنۃ، کتاب الاستئذان، باب تغییر الاسماء، ٣٩٤/٦) چھوٹے بیٹے یا بیٹی کے نام سے کنیت اختیار کرنے میں بھی حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی کنیت

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ایک کنیت ''ابومحمد'' ہے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقْل فرماتے ہیں: امام قَسْطَلانی مَوَاھِبِ لَدُنِّیَّہ ومِنَحِ مُحَمَّدِیَّہ میں رسالہ میلاد امام علامہ اِبنِ طُغْربَک سے ناقِل، مَرْوِی ہوا: آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے

عَرْض کی: الٰہی! تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حُکْم ہوا: اے آدم! اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے سر اٹھایا سر اپردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عَرْض کی: الٰہی! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا: هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَاخَلَقْتُ سَمَاءً وَّلَا اَرْضًا یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذُرِّیّت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں **محمد**، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

(المواهب اللدنية، ١/٣٥، فتاویٰ رضویہ، ٣٠/١٩٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنیت عطا فرمایا کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے جس طرح متعدد مدنی منوں کا نام رکھا یوں ہی آپ نے کئی خوش نصیب افراد کو کنیت بھی عطا فرمائی، چنانچہ حضرت سیدتنا حَبِیبَہ بنت اَسْعَد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ جب میرے یہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی تو اسے سیدِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عَرْض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے سَہْل نام رکھا اور اَبُو اُمامہ کنیت عطا فرمائی۔

(الطبقات الكبرى لابنِ سعد، ٨/٣٢٤ رقم:٤٥٨٣)

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو کنیت عطا فرمائی

حضرت سیدتنا ام عَیَّاش رضی اللہ تعالی عنہا سے مَرْوِی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا رُقَیَّہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم نے بچے کا نام عبد اللہ رکھا اور بچے کے والد حضرتِ سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ مقرر فرمائی۔(اسد الغابة،٣/٣٤١رقم:٣٠٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمّد

عورت بھی اپنی کنیت رکھے

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے سرتاج، محبوبِ رب العباد صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم سے عَرْض کی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم نے میرے سوا اپنی تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کی کنیت رکھی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: تم "اُمِّ عبدُ اللہ" ہو۔(سنن ابن ماجه،کتاب الادب،باب الرجل یکنی قبل ان یولد له،٤/٢٢١،حدیث:٣٧٣٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمّد

مدینے کے پہلے بچے کے والد کی کنیت

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مشہور قدیم الاسلام صحابی حضرتِ سیِّدُ نا خَبَّاب بن اَرَت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ مَرْوِی ہے کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبیر اور حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن خَبَّاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما پیدا ہوئے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور خَبَّاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو اَبُو عَبْدُ اللّٰہ کنیت عطا فرمائی۔

(الاستعیاب، ٣/٨٩٤، رقم:١٥١٩ و الاصابة، ٤/٦٤، رقم: ٣٦٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے

اگرچہ معروف یہی کہ عُموماً بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی بیٹی کے نام پر کنیت رکھنا چاہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو مریم (نذیر) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عَرْض کیا: یا رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ابو مریم

رکھی۔(اسد الغابة،٦/٣٠٠، رقم:٦٢٤٠)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالٰى علٰى محمَّد

امیرِ اہلِ سنت اور کنیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایسی بزرگ ہستی ہیں جو لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لئے مرجعِ عقیدت ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ بھی کنیت دینے کی ادائے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ان مدنی اسلامی بھائیوں کو جنہوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لی ہو، ان کو کنیتیں عطا فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کثیر اسلامی بھائیوں کو امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے کنیتیں عطا کیں جن میں سے 76 درج کی جا رہی ہیں:

۞ اَبُوْ اِخْلَاص ۞ اَبُوْ اِسْمَاعِيل ۞ اَبُوْ اُسَيْد ۞ اَبُوْ اِشْفَاق ۞ اَبُوْ اَكْبَر ۞ اَبُوْ اَكْمَل ۞ اَبُو الْاَشْرَاف ۞ اَبُو الْاَنْوَار ۞ اَبُو الْاِيْمَان ۞ اَبُو الْبِنْتَيْن ۞ اَبُو الْحَسَن ۞ اَبُو الْحَسَنَيْن ۞ اَبُو الْخِيَار ۞ اَبُو الْعَطَاء ۞ اَبُو

النُّوْر ۞ اَبُو الوَفَاء ۞ اَبُو اِنْعَام ۞ اَبُوْ اَنْوَارِالْمَدِیْنَہ ۞ اَبُوْ اَنْوَر ۞ اَبُوْ بِلَال ۞ اَبُوْ ثَوْبَان ۞ اَبُوْ جَمَال ۞ اَبُوْ جُنَیْد ۞ اَبُوْ حَاشِر ۞ اَبُوْ حَامِد ۞ اَبُوْ حَمَّاد ۞ اَبُوْ خَلِیْل ۞ اَبُوْ رَاشِد ۞ اَبُوْ رِضَا ۞ اَبُوْ رَجَب ۞ اَبُوْزَاھِد ۞ اَبُوْ زِیَاد ۞ اَبُوْ سَائِل ۞ اَبُوْ سَجَّاد ۞ اَبُوْ سَعِیْد ۞ اَبُوْ سَلْمَان ۞ اَبُوْ شَاھِد ۞ اَبُوْ شَرَافَت ۞ اَبُوْ شَعْبَان ۞ اَبُوْ شَفِیْق ۞ اَبُوْ شَھِیْر ۞ اَبُوْ صَابِر ۞ اَبُوْ صَادِق ۞ اَبُوْ صَالِح ۞ اَبُوْ صَدَاقَت ۞ اَبُوْ طَاھِر ۞ اَبُوْ عَارِف ۞ اَبُوْ عُبَیْد ۞ اَبُوْ عَتِیْق ۞ اَبُوْ عُزَیْر ۞ اَبُوْ عَفِیْف ۞ اَبُوْ عَقِیْل ۞ اَبُوْ عَلِیْ ۞ اَبُوْ عُمَرْ ۞ اَبُوْ غُفْرَان ۞ اَبُوْ فَرَاز ۞ اَبُوْ فَیَّاض ۞ اَبُوْ کَرَم ۞ اَبُوْ کَلِیْم ۞ اَبُوْ کُمَیْل ۞ اَبُوْ مَاجِد ۞ اَبُوْ مُبِیْن ۞ اَبُوْمُحَمَّد ۞ اَبُوْ مَدَنِی ۞ اَبُوْ مَسْعُوْد ۞ اَبُوْ مَنْصُوْر ۞ اَبُوْ مُوْسٰی ۞ اَبُوْ مِیْلَاد ۞ اَبُوْ نَاصِر ۞ اَبُوْ نُعْمَان ۞ اَبُوْ نَعِیْم ۞ اَبُوْ وَاجِد ۞ اَبُوْ وَاصِف ۞ اَبُوْ هِلَال ۞ اَبُوْ یَاسِر ۞ اَبُوْ یُوْسُف۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کنیت رکھنا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی

اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی مبارک سنت ہے لیکن فی زمانہ دیگر کئی سنتوں کی طرح یہ بھی ترک ہوتی جارہی ہے۔ آیئے! ادائے سنت کی نیت سے کنیت کو اختیار کیجیے، اگر آپ صاحبِ اولاد ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ایک سے زیادہ مدنی منوں یا منیوں سے نوازا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت اختیار کریں اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی کی نسبت سے کنیت رکھیں، اولاد ہوتے ہوئے کسی اور نام سے کنیت رکھنا بھی درست ہے اور اگر آپ شادی شدہ یا صاحبِ اولاد نہیں تو بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کی کنیتیں اسی کتاب کے صفحہ 157 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرتِ سیِّدُنا جارِیہ اَنصارِی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اسے ''یَا اِبْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یعنی اے عبد اللہ کے بیٹے!'' کہہ کر بلاتے تھے۔ (جمع الجوامع، ٥/٤٤٩، حدیث:١٦٤١٨)

امام شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس

کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔ (الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا یعرف اسمه، ص ۲۳۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان چاہے وہ ہم سے بڑے ہوں یا چھوٹے، ان کو پکارنے، ذکر کرنے میں ان کے مقام و مرتبے کا خیال رکھا جائے اور اسی مناسبت سے اَلفاظ اور اَلقاب کا اِنتخاب کیا جائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: فَلَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ

ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

(مراۃ المناجیح،٦/٥٦٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت میں مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پانے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔(شعب الایمان،باب فی رحم الصغیر،٧/٤٥٨،حدیث:١٠٩٨١)

ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں جن شخصیات کا ذکر کرنے اور پکارنے کی ضرورت پڑتی ہے ان کو 11 حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: (١) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم (٢) دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (٣) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان (٤) بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین (٥) علمائے کرام ومفتیانِ عظام (٦) دینی اساتذہ (٧) ساداتِ کرام (٨) بوڑھے اسلامی بھائی (٩) ماں باپ (١٠) رشتے دار (١١) ہم عمر اسلامی بھائی۔ ان سب کو پکارنے کی تفصیل یہ ہے:

(١) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو پکارنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو پکارنے ، ان کا ذکر کرنے کا ادب ہمیں قرآن مجید سے سیکھنے کو ملتا ہے چنانچہ پارہ 18 سورۂ نور کی آیت 63 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ۱۸، النور:۶۳)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نِدا کرے تو ادب وتکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظّم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ ومنکسرانہ (یعنی عاجزی بھرے) لہجہ میں "یَانَبِیَّ اللہ یَارَسُوْلَ اللہ یَاحَبِیْبَ اللہ" کہہ کر۔ (خزائن العرفان، ص۶۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان کا پکارنے کا انداز

صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان جب رسولِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم سے ہم کلام ہوتے تو یوں عَرْض کیا کرتے:

۞ فِدَاكَ اَبِی وَ اُمِّیْ (میرے ماں باپ آپ پر قربان)

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۳۰۳/۷، رقم:۱۰۳۸۸)

۞ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (یا رسولَ اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر

قربان ہوں)(بخاری، کتاب الصوم باب الریان للصائمین، ١/٦٢٥، رقم:١٨٩٧)

۞ نیز آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پکار کے جواب میں کہا کرتے:
لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَ اَنَا فِدَاؤُکَ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ پر قربان جاؤں میں خدمت میں حاضر ہوں)(شعب الایمان،باب فی مقاربة واموادة، ٦/٤٥٨، رقم:٨٨٩٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا رسول اللّٰہ کیوں نہ کہا؟

صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان نہ صرف خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو نہایت ادب سے پکارا کرتے تھے بلکہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے سامنے صرف نام لیکر حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ندا کرے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علمائے یہود میں سے ایک شخص سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ۔ میں نے اس کو زور کا دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: اس لئے کہ تم نے یارسول اللّٰہ نہیں کہا۔

(مسلم،کتاب الحیض،باب بیان صفة منی الرجل والمرأة،ص١٧٦،رقم:٣١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نبی کریم رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے القابات یوں لکھے: حضورِ اقدس قاسِمُ النِّعَم، مالِکُ الْاَرْض ورِقَابِ الْاُمَم، مُعْطِی، مُنعِم، قُثَم، قَیِّم، وَلی، وَالِی، عَلِی، عَالِی، کاشِفُ الْکُرَب، رَافِعُ الرُّتَب، مُعِین کافِی، حَفِیْظ وَافِی، شَفِیْع شَافِی، عَفُوّ عَافِی، غَفُور جَمِیْل، عَزِیز جَلِیل، وَهَّاب کریم، غَنِی عظیم، خَلیفۂ مُطْلَق حَضرَتِ رَبّ، مَالِکُ النَّاسِ ودَیَّانُ الْعَرَب، وَلِیُّ الْفَضْل جَلِی الْاَفْضَال، رَفِیْعُ الْمِثْل، مُمْتَنَعُ الْاَمْثَال صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم و آلہ وصحبہ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۲۶)

امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کا معمول

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا تذکرہ کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ سے ادب واحترام جھلکتا ہے، آپ دامت برکاتھم العالیہ عُمُوماً ہم قافیہ القابات کے ساتھ پیارے پیارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک کرتے ہیں، مثلاً:

❁ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ

وسلَّم ❁ **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الْارضِ وَالسَّمٰوات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ❁ **سرکارِ دوعالم**، نُورِ مجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ❁ رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود ونَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ❁ رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ❁ سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکارنا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سب سے **افضل** ہیں حتی کہ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ (بہارِشریعت، ۱/۴۷) انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی ادب واحترام کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، مثلاً نام ذکر کرنے سے پہلے "حضرت سیِّدُنا" جبکہ نام کے بعد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (یعنی ہمارے نبی پر اور ان پر درود اور سلام ہوں) کہنا اور لکھنا چاہیے۔ مختلف انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جو خاص القابات ہیں ان کے ناموں کے ساتھ وہ القاب ذکر کرنا بھی مناسب ہے، مثلاً حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل ذبیحُ اللّٰہ عَلٰی

نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ۔ جب ایک نبی کا ذکر ہوتو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، دو کا ذکر ہوتو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور دو سے زیادہ کا ذکرِ خیر ہوتو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کہنا اور لکھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کو پکارنا

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد ملائکہ مرسلین اور سادات فرشتگانِ مقربین اور ان کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان بہت بلند مرتبے کے حامل ہیں اور کوئی ولی چاہے کتنے ہی بلند مقام تک کیوں نہ پہنچ جائے لیکن صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کا ہم مرتبہ ہرگز نہیں ہوسکتا (فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۳۵۴۔۳۵۷)۔ فرمانِ مصطفیٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیفَہٗ میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحُد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو بھی ان کے خرچ کئے ہوئے ایک مُد یا نصف مُد کے برابر نہیں پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کے مبارک نام سے پہلے ''حضرت سیِّدُ نا'' اور اگر صحابیہ ہوں تو ''حضرت سیِّدَ تُنا'' جبکہ نام کے بعد تعداد اور جنس کی مناسبت سے دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے، چنانچہ مرد صحابی ایک ہوں تو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، دو

ہوں تو رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم، خاتون صحابیہ ایک ہوں تو رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا، دو ہوں تو رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔

مختلف صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کے ناموں کے ساتھ مخصوص القابات وخطابات کا استعمال بھی عین سعادت ہے مثلاً حضرت سیِّدُنا ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے لئے صدیقِ اکبر، حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے لئے فاروقِ اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے لئے ذُوالنُّورَین، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تعالیٰ وَجہَهُ الکریم کے لئے شیرِ خدا، حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے لئے سیفُ اللّٰہ وغیرہ۔

اگرچہ ہمارے معاشرے میں عُمُوماً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کے لئے ہوتا ہے جبکہ ائمہ واولیاء کے لئے رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن یاد رکھئے کہ شرعی اعتبار سے رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابی وغیر صحابی دونوں کے لئے جائز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۹۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المُبِین کو پکارنا

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المُبِین کے ذکر میں بھی ادب واحترام کا لحاظ رکھنا

ضروری ہے چاہے وہ حیاتِ ظاہری سے متصف ہوں یا دنیا سے پردہ کر چکے ہوں ۔

نام سے پہلے ''حضرت سیّدُ نا'' جبکہ نام کے بعد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے نیز مختلف بزرگانِ دین کے لئے مخصوص القاب کا لکھنا اور بولنا بھی عین سعادت ہے مثلاً: حضرت سیّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ،قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی حضرت سیّدُ نا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبَّانی وغیرہ۔ جو بزرگانِ دین حیات ہوں ان کے لئے دامَت بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے۔ جب ایک بزرگ کا ذِکر ہو تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم ، خاتون بزرگ ایک ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا ، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔ بُزرگوں کے ناموں کے ساتھ دعائیہ کلمہ لکھنے میں یاد آنے پر ہم قافِیہ الفاظ استعمال کرنے سے تحریر وتقریر میں کشش پیدا ہوتی ہے مَثَلاً حضرتِ سیّدُ نا علامہ شامی کے ساتھ ''قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی'' اور سَیّدُ نا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی کے ساتھ ''علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوِی''۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) علمائے کرام ومفتیان عظام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کو پکارنا

علمائے کرام ومفتیانِ عِظام اور قابلِ احترام دینی شخصیات سے ہم کلام

ہونے اور ان کا تذکرہ کرنے میں بھی ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے مثلاً یوں کہہ کر مخاطب کیجئے: حضرت! حضور! جناب وغیرہ، جس شخصیت کا لقب مشہور ہو اسے اس لقب سے بھی پُکارا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے **میرے آقا حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کا مشہور لقبِ مبارک ''اعلیٰ حضرت'' ہے، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی مصطفٰے رضا خان کا لقب ''مفتیِ اعظم ہند''، مفتی احمد یار خان کا لقب ''حکیم الامت'' اسی طرح بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ کا مشہور لقب ''امیرِ اہلسنّت'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) دینی اساتذہ کو پکارنا

دینی استاذ رُوحانی باپ ہوتا ہے اس لئے ان کو بھی تعظیمی انداز سے استاذِ محترم، استاذ صاحب، یا اُستاذی کہہ کر پکارنا اور لکھنا چاہئے۔ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصل کرو اور عِلْم کے لئے بردباری ووقار سیکھو، اور جس سے عِلْم حاصل کررہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو۔ (المعجم الاوسط، ۴/ ۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) ساداتِ کرام کو پکارنا

حضرت مولانا نُور محمد علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اور حضرت مولانا سیّد قناعت علی علیہ

رحمۃُاللہِ القوی یہ دونوں حضرات، مجدِّدِ دین وملت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جیسے سچے عاشقِ رسول کی صحبتِ بابَرَکت میں رہ کر **علمِ دین** کی دولتِ بے بہا حاصل کر رہے تھے۔ایک مرتبہ مولانا نور محمد علیہ رحمۃُاللہِ الصَّمَد نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: ''قناعت علی، قناعت علی!'' جب **سیِّدُ السّادات** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشقِ صادِق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے **شہزادے** کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔فوراً مولانا نُور محمد صاحب کو بلوایا اور فرمایا: ''**کیا سیِّد زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟** (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)'' یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نگاہیں جھکالیں۔**اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''**جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔**'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے والے آقا، دو عالَم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے شہزادوں کو ادب سے پکارنا چاہئے، بعض علاقوں میں سیِّد زادوں کو ''شاہ صاحب، شاہ جی'' جبکہ باب المدینہ کراچی اور دیگر بعض جگہوں پر ''باپُو'' کہہ کر بلایا اور لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۸) بوڑھے اسلامی بھائیوں کو پکارنا

اسلام ایک کامِل و اکمل دِین ہے جو ہمیں بُزرگوں کا اِحترام سکھاتا ہے۔

سرکارِابد قرار، شافعِ روزِشمار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جونوجوان کسی بزرگ کے سِن رَسیدہ (یعنی بوڑھے) ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کردیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی اجلال الکبیر،۳/۴۱۱،حدیث:۲۰۲۹)

بوڑھوں کو حسبِ رَواج وعُرف عزت سے پکارنا چاہئے مثلاً بعض علاقوں میں ''بابا جی''، ''بڑے میاں'' کہہ کر پکارنا مُرَوَّج ہے۔ اگر دادا، دادی یا نانا نانی حیات ہوں تو ان کو دادا حضور، دادا جان، دادا جی، نانا حضور، نانا جان، نانا جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) ماں باپ کو پکارنا

والدین کا اِحترام کرنا، انہیں عزت سے پکارنا دونوں جہانوں میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے۔ والد صاحب کو حسبِ موقع اور حسبِ رَواج ابو جی، ابا حضور، بابا اور والدہ صاحبہ کو امی حضور، امی جان، امی جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) رشتے داروں کو پکارنا

رشتے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو عمر میں ہم سے بڑے ہیں اور دوسرے وہ جن کی عمر ہم سے کم ہوتی ہے۔ بڑے رشتے داروں کو پکارنے کے لئے

مختلف زبانوں اور علاقوں میں مختلف الفاظ اور اَنداز رائج ہیں، ان میں سے جو اَدب کے زیادہ قریب اور شریعت کے مطابق ہوں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں اِختیار کرنا چاہیے۔ بعض علاقوں میں ماموں جان، چچا جان، بھائی جان وغیرہ بولا جاتا ہے۔

کم عمر رشتے داروں مثلاً چھوٹے بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے نیز اپنی اولاد سے گفتگو اور انہیں پکارنے میں شفقت سے بھرپور اور مہذب انداز اپنانا اور '' آپ جناب '' سے بات کرنا نہ صرف بات کرنے والے کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے بلکہ یہ انداز بچوں کی تربیت میں بھی مُعاوِن ثابت ہوتا ہے کیونکہ بچے عُمُوماً بڑوں کے اقوال وافعال سے اثر لیتے اور ان کی نقالی کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل کیا تھا اس روایت سے اندازہ لگائیے، چنانچہ حضرت سیّدُ نا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے!

(مسلم، کتاب الادب، باب جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی، ص ۱۱۸۵، رقم: ۲۱۵۱)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو پکارنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1195 صفحات پر مشتمل کتاب '' بہارِ شریعت (جلد 3) '' کے صفحہ 657 پر ہے: عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار، ۹ / ۶۹۰) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اسے اس لیے گڑھا

ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہارشریعت،۳/۶۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورتیں تو اِس قدَر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جِھجَکتی تھیں اور مُنّے کے ابُّو وغیرہ کہتی تھیں۔مگر اب تو بِلا تکلُّف ''میرے میاں'' ''میرے شوہر'' ''میرے ہَزبَینڈ'' (**Husband**) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچّوں کی امّی وغیرہ کہنے کے بجائے ''میری بیوی'' ''میری وائف'' میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچّوں کے ماموں کا تعارُف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ کزن ہو تب بھی بِلا ضَرورت صرف ''سالا'' کہہ کر تعارُف کروائیں گے۔ غالباً حَظِ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔کوشش فرمایئے کہ مُہَذَّب اَلفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضَرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رِشتہ بتانے میں حَرَج بھی نہیں۔ (باحیانوجوان،ص ۳۹)

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دیگر معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ''**72 مَدَنی انعامات**'' میں سے ایک مَدَنی انعام اس بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ''**مَدَنی انعامات**'' کے صفحہ 4 پر مدنی انعام نمبر **7** ہے کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور

اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی **تُو** کہہ کر مخاطَب کیا یا **آپ** کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو **ہیں** کہہ کر بات کی یا **جی** کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا درست جواب ہے)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) ہم عمر اسلامی بھائیوں کو پکارنا

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

(پ۲۶، الحجرات: ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان چاہے اس سے ہماری کوئی واقفیت یا رشتے داری نہ ہو لیکن مسلمان ہونے کے باعث وہ ہمارا اسلامی بھائی ہے لہٰذا اسے پُکارتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ ''بھائی'' کہنا مناسب ہے جیسا کہ احمد رضا بھائی، حسن بھائی وغیرہ۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہی طریقہ کار رائج ہے۔ ناواقف مسلمان کو بھائی کہنا صرف نوکِ زبان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ کوشش کر کے اپنے دل میں بھی اس کے لئے بھائی چارے کے جذبات اجاگر کرنا اور اس کے خوشی وغم کو اپنا خوشی وغم سمجھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بلا ضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں

پاک و ہند کے بعض علاقوں میں والد کے نام کو بیٹے کے نام کا حصہ بنایا جاتا ہے جیسے محمد عارِف جُنید ، ایسے عُرْف پر عمل کرنے میں حرج نہیں لیکن غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے ، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں : دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رَواجِ سَلَف (یعنی بزرگوں میں رواج) کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے ۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا ہے ، نام ایسا ہو جسے سُنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا ! مثلاً لڑکی کے لئے خدیجہ اور لڑکے کے لئے قاسم نام رکھا جائے ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھئے

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں : مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے "کَمَا صَرَّحُوْا بِہٖ فِی التَّسَمِّیْ بِیُوْحَنَّا" وغیرہ (جیسا کہ یُوحنّا نام رکھنے

کے متعلق فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔ت) (فتاویٰ رضویہ،۲۳/۲۶۰) ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُخْتَصّ ہے جیسے جِرْجِس، پُطْرُس اور یُوحَنّا وغیرہ لہٰذا اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم (ت) (فتاوی رضویہ، ۲۴/۶۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے نام کا اثر

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت فرمایا: کہنے لگا: میرا نام جَمْرَہ (چنگاری) ہے،فرمایا: کس کا بیٹا؟ کہا: اِبنِ شِہَاب (آتش پارہ) کا،فرمایا: کن لوگوں میں سے ہے؟ کہا: حُرَقَہ (سوزش) میں سے، فرمایا: تیرا وطن کہاں ہے؟ کہا: حَرَّةُ النَّار (آگ کی تپش) میں،فرمایا: اس کے کس مقام پر؟ کہا: ذَاتِ لَظٰی (شعلہ وار) میں،فرمایا: اپنے گھر والوں کی خبر لے سب جل گئے،تو ویسا ہی ہوا جیسا حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تھا (یعنی اس نے سارا کنبہ جلا ہوا پایا)۔

(مؤطا امام مالك، كتاب الاستئذان، باب مایکره من الاسماء، ۲/ ٤٥٤،حدیث :۱۸۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سیِّدِ عالم،نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی

اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ایک شخص نے عَرْض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُرَّةٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَمْرَةٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اب حضرت سیِّدُنا یَعِیش غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیْش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔ (المعجم الکبیر، ۲۲ / ۲۷۷، حدیث: ۷۱۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: نبی پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو افراد کو اونٹنی کا دودھ دوہنے سے روک دیا اور یَعِیش نام کے شخص کو اس کی اجازت عطا فرمائی تو یہ بدشگونی کے باب سے نہیں ہے یہ تو صرف نام کو اچھا یا برا جاننے کے معنی میں ہے۔ اچھا نام پسند کرنا ایسے ہی ہے جیسے بدصورت عورت پر خوبصورت کو پسند کرنا، میلے کپڑوں کے مقابلے میں صاف ستھرے کپڑوں کو اِختیار کرنا اور جمعہ اور عیدوں میں اچھی ہیئت اور عمدہ خوشبو پسند کرنا تو معلوم ہوا کہ اسلام خوبصورتی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو زینت اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے اور ناموں وغیرہ میں عمدگی کو پسند کرتا ہے۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالک، ۹ / ۴۵۷، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام تبدیل فرمادیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمادیئے، چنانچہ حضرت سیِّدُ ناعُتبہ بن عبد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم اس کا نام تبدیل فرمادیتے تھے۔(جمع الجوامع، ٥/٤٢١، حدیث:١٦١٥١) عظیم محدِّث حضرتِ امام ابوداؤد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے عاص (گنہگار)، عَزِیْز (غالب، طاقتور)، عَتَلَة (شدت اور سختی)، شَیْطان (ہلاک ہونے والا، بھلائی سے دور)، حَکَم (دائمی حکومت والا)، غُراب (کوا، دور نکل جانے والا) اور حُبَاب (شیطان کا نام، سانپ کی ایک قسم) کے نام تبدیل فرمادیئے، شِھَاب (آگ کا شعلہ) کا نام ھِشَام (سخاوت)، حَرْب (جنگ) کا نام سِلْم (صلح) اور مُضْطَجِع (لیٹنے والا) کا نام مُنْبَعِث (اٹھنے والا) رکھا۔
(ابو داوٗد ،کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ٤/٣٧٦، تحت الحدیث:٤٩٥٦)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ عَاص مخفّف ہے عاصی کا، جس کے معنٰی ہیں گنہگار، اِطاعتِ اِلٰہی سے علیحدہ، یہ مؤمن کی شان نہیں، مؤمن اِطاعت شِعار ہوتا ہے۔ عَتَلَہ بنا ہے عَتَلٌ سے بمعنٰی سختی، شدّت، رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ (ترجمہ کنز الایمان: درشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں

خطا(پ۲۹،القلم:۱۳))،اب ایک مضبوط اوزار کو عَتَلَہ کہتے ہیں جس سے دیوار وغیرہ کھودی جاوے (یعنی کدال) مسلمان سخت نہیں ہوتا، نیز عَـزِیْـز اَسماءِالٰہیہ میں سے ہے،عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی عجز و نیاز چاہیے۔شَیْطان لقب ہے ابلیس کا، بنا ہے شَیْـطٌ سے بمعنٰی جلنا، ہلاک ہونا یا شَـطْـنٌ سے بمعنٰی بھلائی سے دوری۔ حَـکَـم صفتِ مشَبَّہ حکومت یا حُکْم کا بمعنٰی دائمی حکومت والا، یہ رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے۔غُـرَاب بنا ہے غُـرْبٌ سے بمعنٰی دُوری، یہ نام ہے کوے کا کہ وہ بہت دور نکل جاتا ہے۔حُبَـاب شیطان کا نام بھی ہے اور ایک قسم کے سانپ کو بھی کہتے ہیں لہٰذا یہ نام بھی منحوس ہے اور شِہَاب آگ کے شعلہ کو بھی کہتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے تارے کو بھی جس سے شیاطین کو بھی مارا جاتا ہے مگر یہاں ''مرقات'' نے فرمایا کہ اگر شہاب کو دین کی طرف مضاف کردیا جائے اور نام ہو شِہَـابُ الـدِّیْـن تو کراہت قطعاً نہیں بلاکراہت جائز ہے (مـرقـلة،۸/۳۰ ۵)، کہ اب یہ فاسد معنی نکل گئے (اور معنی ہوگئے) چمکدار، لہٰذا کراہت نہ رہی۔(مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے نام کو بدل دیتے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بُرے نام کو بدل دیتے تھے۔

(ترمذی،کتاب الادب،باب ماجاء فی تغییر الاسماء،۴/۳۸۲،حدیث:۲۸۴۸)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضورِ اَنْوَر صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم انسانوں کے، جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ''اَسْوَد (یعنی کالا)'' حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام اَبْیَض (یعنی سفید) رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرَب (ویرانہ، خارزار) تھا حضورِ انور صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے اس کا نام مدینہ (جمع ہونے کی جگہ)، طَیِّبَہ (بہتر مٹی والا شہر، آفات سے محفوظ شہر)، اَبْطَح (کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو)، بَطْحَہ (کشادہ زمین) وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ''اَبُوالْحَکَم'' (دانائی والا) نام تھا حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے ''ابوجَہل'' (جہالت والا) رکھا۔ (مراٰۃ المناجیح،۶/۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبدیل فرمادیئے

﴿۱﴾ ایک صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے جن کے چہرے پر زخم کا نشان تھا، رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان سے نام پوچھا۔ انہوں نے عَرض کی: مُنْذِرُ (ڈرانے والا) ۔فرمایا: تم اَشَج (زخمی پیشانی والا) ہو۔ (اسدالغابۃ،۲/۸۹،رقم:۱۲۹۷)

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَشِیر بن خَصَاصِیَّہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ کا نام ''زَحْم''

(رکاوٹ ڈالنے والا) تھا، بَشِیْر (خوشخبری دینے والا) نام رکھا۔

(اسدالغابة، ۲۸۹/۱، رقم:۴۵۵)

﴿۳﴾ حضرتِ سیّدُنا سِرَاج رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام فَتْح (کامیابی) تھا، بدل کر سِراج (چراغ) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲۴۲/۲، رقم:۱۱۳۶)

﴿۴﴾ ایک صحابی کا نام پہلے "اَسْوَد (کالے رنگ والا)" تھا، بدل کر اَبْیَض (گورے رنگ والا) رکھا۔ (جمع الجوامع، مسند سهل بن سعد، ۴۳۹/۱۴، حديث:۱۱۳۴۳)

﴿۵﴾ حضرتِ سیّدُنا اَبُو الْیَمَان بِشْر یابَشِیر بن عَقْرَبَہ جُهَنِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نام پوچھا تو عرض کی: بَحِیْر (عِلْم، مال میں زیادتی والا)۔ فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر (خوشخبری دینے والا) ہے۔ (الاصابة، ۴۳۴/۱، رقم:۶۷۱)

﴿۶﴾ حضرتِ سیّدُنا اَبُو عِصَام بَشِیْر حَارِثِی کَعْبِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام اَکْبَر (سب سے بڑا) تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم بَشِیْر (خوشخبری دینے والا) ہو۔ (اسد الغابة، ۲۸۸/۱، رقم:۴۵۴)

﴿۷﴾ حضرتِ سیّدُنا بَکْر بن جَبَلَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام پہلے عَبْد عَمْرو (عمرو کا بندہ) تھا، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام بَکْر رکھا۔ (جمع الجوامع، مسندبکربن جبلة الكلبى، ۱۵۵/۱۴)

﴿۸﴾ حضرتِ سیّدُنا بَکْر بن حَبِیْب حَنَفِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام

بَرْبَرْ (فضول باتیں کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام بَرْبَرْ سے بدل کر بَکْر رکھا۔

(الاصابة،۱/۴۵۳،رقم:۷۲۶)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدُنا حَبِیب بن حَبِیب بِن مَرْوَان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بطورِ وفد نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے بتایا: بَغِیض (قابل نفرت) حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: تم حَبِیب (قابل محبت، دوست) ہو۔ اس کے بعد ان کو حَبِیب کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابة،۱/۳۰۰،رقم:۴۸۱)

﴿۱۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا ذُؤَیب بِن شَعْثَنْ/شعثم تَمِیمِی عَنْبَرِیْ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا: انہوں نے عَرْض کی: اَلْکُلَاح۔ (تُرش رُو) نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام ''ذُؤَیب'' (بالوں والا) ہے۔ ان کے لمبے لمبے گیسو تھے۔ (اسد الغابة،۲/۲۱۸،رقم:۱۵۶۶)

﴿۱۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اُثَیْلَہ راشد بن حَفْص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام ظالم (ظلم کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے راشد (ہدایت یافتہ) نام رکھا۔ (اسد الغابة،۲/۲۲۰،۲۲۱،رقم:۱۵۶۹)

﴿۱۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا راشد بن شہاب بن عَمْرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام قِرضاب

(کھانے میں حریص) تھا، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام راشد (ہدایت یافتہ) رکھا۔ (اسد الغابة، ۲/۲۲۱، رقم: ۱۵۷۰)

﴿۱۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو مُکْنِفُ زید الخیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام ''زید الخیل'' (بڑائی، خود پسندی میں بڑھنے والا) سے بدل کر ''زید الخیر'' (بھلائی اور نیکی میں بڑھنے والا) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲/۱۲۷، رقم: ۸۶۶)

﴿۱٤﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بِن قَیس عَنَزِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: سعد الخیل (گھوڑوں میں بَرَکت والا) فرمایا: بلکہ تم سعد الخیر (نیکی میں بَرَکت والا) ہو۔ (الاصابة، ۳/۶۰، رقم: ۳۱۹۹)

﴿۱٦﴾ ابوداؤد شریف میں ہے ایک صاحب کا نام حرب (جنگ) تھا، سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام سَلْم (امن) رکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ٤/۳۷٦، حدیث: ٤۹٥٦)

﴿۱۸﴾ غزوۂ خندق کے موقع پر نبی کریم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے خندق کی کھدائی لوگوں میں بانٹ دی، آپ صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بھی ان کے ساتھ مصروف کار رہے، ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم میں جُعَیْل (بدشکل اور سیاہ آدمی) نامی ایک صاحب بھی تھے، جنابِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام ''عَمْرو'' رکھا۔ (اسد الغابة، ۱/٤۲٥، رقم: ۷٦٦)

﴿٢٠﴾حضرتِ سیّدنا شَرِید بِن سُوَید ثَقَفِیّ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام مالک (ملکیت والا) تھا، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بدل کر شَرِید (دوڑ کر آنے والا) رکھا، بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔

(اسد الغابة، ٢/٥٩٩، رقم:٢٤٣٠)

﴿٢١﴾ حضرتِ سیّدنا ابو عبد اللہ کَثِیر بن صَلت بِن مَعدِیکَرِب کِندی رضی اللہ تعالی عنہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے عہدِ مبارک میں پیدا ہوئے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام قلیل تھا، نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام کثیر رکھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤٨٥، رقم:٤٤٢٤)

﴿٢٣﴾ حضرتِ سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن اُمِّ عاصم کا نام عَاصِیَہ (نافرمان عورت، گنجان درخت) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام جَمِیْلَہ (فضلِ خدا سے نیکیاں کرنے والی، خوبصورت) رکھا تھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤٨٥، رقم:٤٤٢٤)

﴿٢٤﴾ حضرتِ سیّدنا کثیر رضی اللہ تعالی عنہ کا نام قلیل (کوتاہ ودبلے جسم کا آدمی) تھا، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام کثیر (وافر، زیادہ) رکھا۔ (اسد الغابة، ٤/٤٨٣، رقم:٤٤١٩)

﴿٢٥﴾ حضرتِ سیّدنا مسلم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے نام دریافت فرمایا تو عَرض کی: شِہَاب (آگ کا شعلہ) بن خَرْفَہ۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے (ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا اور) ارشاد

فرمایا: تم مُسلِم (سلامتی والے) بن عبد اللّٰہ ہو۔ (اسد الغابة، ۲/ ۶۱۰، رقم: ۲۴۵۳)

﴿۲۶﴾ حضرتِ سیِّدُ نا مُطِیع بِنُ اسد بن حارثه رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام عاص (نافرمان) تھا، شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(مسند امام احمد، حديث مطيع بن اسود، ۵/ ۲۵۳، حديث: ۱۵۴۰۸)

﴿۲۷﴾ حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس ایک صاحب آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے: نَکِرَہ (اجنبی)۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم معروف (مشہور) ہو۔ (الاصابة، ۶/ ۱۴۲، رقم: ۸۱۵۲)

﴿۲۸﴾ حضرتِ سیِّدُ نا مُهَاجِرُبنُ اَبُو اُمَیَّه بِن مُغِیْرَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں، اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے سگے بھائی تھے، آپ کا نام ولید (ابھی ابھی پیدا شدہ، نوکر) تھا۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے یہ نام ناپسند فرمایا اور ان کا نام مُهَاجِر (ہجرت کرنے والا) رکھا۔

(اسد الغابة، ۵/ ۲۹۲، رقم: ۵۱۲۷)

﴿۲۹﴾ حضرتِ سیِّدُ نا عبد العزیز بن بَدْر بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے قاصد بن کر آئے، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: عبدُ العُزّٰی (عزی

''کفار کے بت کا نام'' کا بندہ)۔سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسّم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام بدل کر''عبدُ الْعَزِیْز ''(غالب وطاقتور کا بندہ) رکھ دیا۔

(الاستیعاب،۱۲۷/۳،رقم:۱۷۱۹)

﴿۳۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابُو الْمُطرِّف سُلَیْمان بِن صَرَد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قبل از اسلام یَسار (خوشحالی،فراخی) تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام سلیمان رکھا۔(الاستیعاب،۲۱۰/۲،رقم:۱۰۶۱)

﴿۳۱﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا حَسَّانَہ مُزَنِیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام جَثَّامَہ (سست وکاہل) تھا،آپ اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الْکُبْرٰی رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سہیلی تھیں،صاحِبِ معراج صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے حَسَّانَہ (بہت حسین وجمیل) نام عطا فرمایا۔(اسد الغابۃ، ۷۳/۷،رقم:۶۸۴۲)

﴿۳۲﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا عُنْقُودَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام عِنَبَہ (انگور) تھا، مالکِ کوثر وجنت،محبوبِ ربِ العزت صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام ''عُنْقُودَہ'' (خوشۂ انگور) رکھا۔(اسد الغابۃ،۲۲۶/۷،رقم:۷۱۴۷)

﴿۳۳﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا مُطِیْعَہ بِنْت نُعْمَان بِنْ مَالِک رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام عَاصِیَہ (نافرمان) تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام ''مُطِیْعَہ'' (فرمانبردار) رکھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،۲۶۴/۸،رقم:۴۳۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اب تک سختی پائی جاتی ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میرے دادا رسولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ''تم سہل ہو۔'' انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیِّدُ نا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم ۔۔الخ، ۱۵۳/٤، حدیث: ٦١٩٣)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ ''حَـزْن'' ''ح'' کے فتحہ سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔ ''حُـزْن'' ''ح'' کے پیش سے رنج و غم۔ ''سَہْل'' ''سین'' کے فتحہ ''ہ'' کے سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی و نرمی کو بھی ''سہل'' کہتے ہیں، چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ۞ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) کا مشورہ تھا امر (یعنی حکم) نہ تھا۔ اس لیے حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ

فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجب نہیں، لہٰذا اس عرض پر اعتراض نہیں۔ ۞ حزن (رضی اللہ تعالی عنہ) کے بیٹے میسّب (رضی اللہ تعالی عنہ) ہیں اور میسّب (رضی اللہ تعالی عنہ) کے بیٹے سعید بن میسّب (رضی اللہ تعالی عنہما) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالی عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٤٢٤، ٤٢٥)

مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالی علیہ وسلَّم کا یہ نام بدلنا اِستحباباً (یعنی بطور مستحب) تھا اور تفاؤل (نیک فال) کے طور پر تھا۔ کسی کا نام رکھنے میں لغوی معنی کے ساتھ مناسبت کا لحاظ نہیں ہوتا اور اس واقعہ میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالی علیہ وسلَّم کی بات نہ ماننے کا اثر پڑا۔'' (نزہۃ القاری، ۵/۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خود ستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے بدل ڈالا بَرّہ (نیک، صالحہ) کا نام زینب (ایک حسین خوشبودار پودا) رکھا اور فرمایا کہ ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔''

(مسلم،کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، ص۱۱۸۲، حدیث:۲۱۴۲ ملخصا) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کی زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین کا فخر)، نصیر الدین (دین کا مددگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور ومرکز) وغیرہا اسما جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہئیں۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے اَلقاب ہیں کہ جب وہ حضرات مَراتبِ عِلّیہ (بلند مرتبے) اور مَناصبِ جَلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اوراَن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظِ فَخِیْمَہ (وزنی الفاظ) سے یاد کیا جانے لگا۔ امام مُحْیُّ الدِّیْن نَوَوِی رَحِمَہُ اللّٰہ تعالٰی باوجود اس جلالتِ شان کے ان کو اگر مُحْیُّ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والا) کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے مُحْیُّ الدِّیْن نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بہار شریعت،۳/۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنت کا خود کو فقیرِ اہلسنّت کہنا

بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت

برکاتہم العالیہ کو لوگ ''امیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں لیکن آپ مدظلہ العالی بطورِ عاجزی خود کو ''فقیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ ''میں اَہلسنّت میں نیکیوں کے معاملے میں سب سے زیادہ مفلس ہوں۔'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی حکمت و تربیت نے لاکھوں بدکاروں کو نیکوکار بنا دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرَّہ نام تبدیل کر کے جُوَیرِیَہ رکھا

حضرتِ سیِّدَتُنا جویریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام پہلے بُرَّہ (نیکی کرنے والی) تھا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام بدل کر جُوَیریہ رکھ دیا، آپ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا۔

(مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: کسی نام کے ممنوع ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں یا تو اس میں تزکیۂ نفس ہوگا یا اس کے لفظ میں کوئی خرابی پائی جاتی ہوگی جیسا کہ ''خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا'' میں ہے۔ (المنتقی شرح مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب مایکرہ من الاسماء، ۹/۴۵۵، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن ناموں میں کم تزکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں

رُوح المعانی میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ جن ناموں میں تزکیہ ہوتا ہے وہ مکروہ اس صورت میں ہوں گے جب کہ ان میں تزکیہ بہت زیادہ محسوس ہو مثلاً جب نام کی حدیث میں ممانعت آئی اس سے پہلے بھی تزکیہ پر اس کی دلالت واضح ہو اور وہ تزکیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہو لہٰذا جن ناموں میں تعریف بہت زیادہ محسوس نہ ہو جیسا کہ سعید (بَرَکت والا، سعادت مند، یہ ایک صحابی کا نام بھی ہے) اور حَسَن (اچھا، جو نواسۂ رسول کا نام ہے) تو ایسے نام رکھنا مکروہ نہیں۔ (تفسیر روح المعانی، جزء۲۷، ص ۹۱)

اس طرح کے کئی نام ہیں جو حضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے رکھے حالانکہ ان میں تزکیہ کا پہلو پایا جاتا ہے، چنانچہ

﴿۱﴾ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے حضرت سیّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھٹی دی، ان کا نام ان کے نانا حضرت اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر اَسعد رکھا، ان کی کنیت بھی نانا کی کنیت پر رکھی اور انہیں بَرَکت کی دعا دی۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۰ھ میں 92 سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ (الاستیعاب، ۱/۱۷٦، رقم: ۳۳، الاصابۃ، ۱/۳۲٦، رقم: ٤١٤)

﴿۲﴾ حضرت سیّدُنا زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار یَمَنی صحابہ میں ہوتا ہے

آپ فارسی تھے، آپ کا نام یزید (ظالم، سخت دل) تھا، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام زاہد (عبادت گزار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والا) رکھا۔ (الاصابة، ٦/٥٢٩، رقم:٩٣٣٦)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو ھُوْد سَعِید بِن یَرْبُوْع رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام ''صُرْم'' (بے برکت) تھا، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام ''سعید'' (بَرَکت والا) رکھا۔ (اسد الغابة، ٢/٤٧٠، رقم:٢١٠٢)

﴿٤﴾ حضرتِ سیِّدُنا عُفَیْف رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام عازِب (غیر شادی شدہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم آپ کا نام ''عُفَیْف'' (عفیف (پاکدامن) کی تصغیر) رکھا۔

(الاصابة، ٤/٤٢٧، رقم:٥٦٠٤)

﴿٥﴾ حضرتِ سیِّدُنا عَاقِلُ بِنُ اَلْبُکَیْر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قدیم الاسلام مہاجر صحابی ہیں، دارِ ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے اور مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم سے شرفِ بیعت رکھنے والے ہیں، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام غافِل (غفلت والا) تھا، جب اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام ''عاقِل'' (عقلمند) رکھا۔

(الاصابة، ٣/٤٦٦، رقم:٤٣٧٩)

﴿۶﴾ مُطِیع بِن اَسْوَد کا نام عَاصِیُ (نافرمان) تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(اسد الغابة، ٤/٤٨٥، رقم: ٤٤٢٤)

﴿۷﴾ بنوغفار کے ایک شخص نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس آئے، آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عَرْض کی: مُہان (معمولی انسان)۔ رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم مُکَرَّم (عزت والا) ہو۔

(اسد الغابة، ٥/٢٧١، رقم: ٥٠٧٥)

﴿۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا ھِشَام بِن عَامِربن اُمَیَّہ رضی اللہ تعالی عنہما کا نام دورِ جاہلیت میں شہاب (آگ کا شعلہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بدل کر "ھِشَام" (سخاوت) رکھ دیا۔

(اسد الغابة، ٥/٤١٩، رقم: ٥٣٧٢)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نام بُرَّہ (نیکی) تھا، سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِشمار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام میمونہ (مبارک، نیک بخت) رکھا۔ (الاستیعاب، ٤/٤٦٨، رقم: ٣٥٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

تین قسم کے نام نہ رکھیں

شارِحِ بخاری علامہ ابن حجر رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فتح الباری میں امام طبری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں:

ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے (۱) جس کے معنی برے ہوں یا (۲) اس میں تزکیہ نفس ہو یا (۳) اس میں سَبّ (گالی، اہانت، عیب) کا معنی ہو (علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تیسری بات پہلی سے اخص (یعنی زیادہ خاص) ہے) اگرچہ نام لوگوں کے لیے علامت ہوتے ہیں ان کے ذریعے صفت کی حقیقت مقصود نہیں ہوتی لیکن کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس کا نام سنے گا تو گمان کرے گا کہ اس شخص کے اندر یہ صفت موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شخص کے نام کو ایسے نام سے تبدیل فرما دیتے کہ جب اسے اس نام سے بلایا جائے تو وہ نام اس پر صادق آئے، سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے متعدد نام تبدیل فرمائے اور جو بھی تبدیل فرمائے وہ اس طور پر تبدیل نہیں فرمائے کہ ان ناموں کو رکھنا منع ہے بلکہ اس طور پر کہ انہیں بدل دینا بہتر ہے، نام اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ مذکورہ شخص میں یہ وصف بھی موجود ہے بلکہ اسے دوسروں سے الگ پہچان دینے کے لئے نام رکھا جاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان بُرے شخص کا نام ''حَسن (یعنی اچھا)'' اور گنہگار شخص کا نام ''صالح (یعنی نیک)'' رکھنے کو

جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت حزن[1] رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا نام ''سہل'' سے نہیں بدلا تو نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے ان پر ''سہل'' نام رکھنا لازم نہیں کیا، اگر یہ نام رکھنا ان پر لازم ہوتا تو آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم ان کی یہ بات کہ ''میں اپنے والد کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا'' ہرگز قبول نہ فرماتے۔ (فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم، ۱۱/۴۸۶، تحت الحدیث: ۶۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام نہ یَسَار رکھو، نہ رَبَاح، نہ نَجِیح اور نہ اَفْلَح، کیونکہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ نہیں ہوگا تو جواب آئے گا: نہیں۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب کراھۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ، ص ۱۱۸۱، حدیث: ۲۱۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غلام سے مراد مطلقاً لڑکا ہے، خواہ بیٹا ہو یا غلام یا کوئی اور وہ جس کا نام رکھنا ہمارے قبضہ میں ہو، نہی تنزیہہ کی ہے یعنی یہ نام بہتر نہیں۔ یَسَار

[1]: حضرتِ سیِّدُنا حزن رضی اللہ تعالی عنہ کا مکمل واقعہ اسی کتاب کے صفحہ 95 پر ملاحظہ کیجئے۔

کے معنی ہیں: فراخی، عُسْر (تنگ دستی) کا مقابل۔ رَبَاح کے معنی ہیں: نفع، خسارہ کا مقابل۔ نَجِیْح کے معنی ہیں: کامیاب، ظفریاب۔ اَفْلَح کے معنی ہیں: نجات والا۔ یہ ممانعت صرف ان ناموں میں محدود نہیں بلکہ ان جیسے اور نام جن کے معنی میں خوبی وعمدگی ہو، جیسے: ظفر، برکت وغیرہ (اشعہ) یہ نام نہ رکھنا بہتر ہے اس کی وجہ خود بیان فرمارہے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، ٦/٤٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منع کرنے کی خواہش تھی لیکن منع نہیں کیا

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اپنی امت کو اس بات سے منع کردوں گا کہ کوئی اپنا نام بَرَکت، نَافِع (نفع دینے والا) یا اَفْلَح (زیادہ فلاح وکامیابی پانے والا) رکھے۔ (راوی کا بیان ہے: میں نہیں جانتا کہ حضور صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے ان ناموں کے ساتھ رافِع نام کا ذکر فرمایا یا نہیں!) پوچھا جائے گا کہ بَرَکت یہاں موجود ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نہیں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم نے پردہ ظاہری فرمانے تک ان ناموں کی ممانعت نہیں فرمائی۔

(الادب المفرد، باب افلح، ص ٢١٦، حدیث: ٨٣٣)

امام ابوجعفر طحاوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی حدیث پاک کے اس حصے "اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ضرور ان ناموں (یعنی افلح، نافع، برکۃ، یسار) کو رکھنے سے

منع کردوں گا'' کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ان ناموں کا رکھنا حرام نہیں ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضرور ان کے رکھنے سے منع فرمادیتے اور منع کرنے کو دوسرے وَقت تک مؤخر نہ فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ '' آپ منع کرنے سے خاموش رہے حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا'' اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے ممانعت ان ناموں کو شامل نہیں ہے، جب معاملہ ایسا ہے تو ان ناموں کا رکھنا مباح رہے گا۔ (مشکل الآثار، ج ۱، جزء۲، ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بستی کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔ (ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: نُور پُور، مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، خُونی چک وغیرہ یہ نام اچھے

نہیں۔حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔(مراۃ المناجیح،٦/٢٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرمادیتے

جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم زمینوں، وادیوں اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے عَفِرَۃ زمین (بنجر زمین) کا نام خَضِرَۃ (سرسبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَۃ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْھُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بَنُوزَنْیَۃ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرماکر بَنُو الرَّشْدَۃِ (حلال زادے) رکھا اور بَنُو مُغْوِیَۃ (گمراہ کن جگہ) کو بَنُو رِشْدَۃ (ہدایت والی جگہ) کا نام عطا فرمایا۔(ابو داؤد،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسم القبیح ،٤/٣٧٦،حدیث:٤٩٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا

حضرت وَہْب بن عُمَرو بن سعد بن وَہْب اَلْجُھَنِی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے دادا سے روایت کی کہ دورِ جاہلیت میں ان کو غَیَّان کہا جاتا تھا، جب

وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عَرض کی: غَیّان (نامراد)۔ پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام ''رَشْدان'' (کامیاب) رکھا، اورآپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارے اہل وعیال کہاں رہتے ہیں؟ عَرض کی: وادی غَوی (نامُرادوادی) میں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ ''رَشاد'' (کامیاب وادی) میں رہتے ہیں۔ (آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کے بُرے نام کے ساتھ ان کی وادی کا بُرا نام بھی بدل دیا) وہ شہر آج تک ''رَشاد'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔[۱]

(الاصابة،۲/۴۰۳،رقم:۲۶۶۰،ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[۱]: سرکارِمدینہ سُرورِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ادا کو ادا کرتے ہوئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے بھی بعض شہروں کے نام (تنظیمی طور پر) تبدیل کئے ہیں مثلاً سیالکوٹ کا نام اپنے پیرومرشد سیدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی نسبت سے ''ضیاکوٹ''، فیصل آباد کا نام محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سرداراحمد علیہ رَحْمۃُ اللّٰہ الاحد کی نسبت سے ''سردارآباد''، لاڑکانہ کا نام مفتیِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی نسبت سے ''فاروق نگر'' اور حیدرآباد کا نام محبوبِ عطار مبلغ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی زَم زَم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی نسبت سے ''زم زم نگر'' رکھا۔

چشمے کا نام تبدیل فرمادیا

ایک غزوہ میں رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم "بَیْسَان" نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: یہ نُعمان میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ چشمہ خرید کر صدقہ کردیا، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: طَلْحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو "طَلْحَۃُ الْفَیَّاض" کہا جاتا تھا۔ (الاصابۃ، ۳/۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنویں کا نام تبدیل فرمادیا

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمیہ مخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کا مدینہ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں ایک کنواں تھا جس کا نام "عَسِیْر (مشکل)" تھا، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے اس کا نام "یَسِیْرۃ (آسان)" رکھا۔

(النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر للجزری، باب العین مع السین ۳/۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کرلیں اگر معنوی طور پر نام غلط اور خلافِ شریعت ہو تو علمائے اہلسنّت سے مشورے کے بعد شرعاً

جائز اور اچھا نام رکھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان، گھر، محلے، گاؤں، کارخانے، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Products) کا نام بھی شریعت کے مطابق کر لینا چاہئے۔

''قادری اگربتی'' سے ''قومی اگربتی''

دعوتِ اسلامی کے بننے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے رزقِ حلال کے حصول کے لئے اگربتی تیار کر کے فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور اس کا نام ''قادری اگربتی'' رکھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے قادری اگربتی کے پیکٹ کو زمین پر پڑا پایا جو بُری طرح کچلا ہوا تھا، میں ڈر گیا کہ کہیں غوث پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ کاروبار چمکانے کے لئے تمہیں میرا ہی نام ملا تھا! میرا نام چند سکوں کی خاطر زمین پر روندنے کے لئے چھوڑ دیا! اسی وَقت میں نے دل میں ٹھان لی کہ میں اپنی اگربتی کا نام ''قومی اگربتی'' رکھوں گا، یوں ''قادری اگربتی'' قومی اگربتی ہو گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی ہر زَبان کے حُروفِ تَہَجّی (ALPHABETS) کا ادَب کرنا چاہیے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی،

(۱) اگربتی کا پیکٹ زمین پر پھینکنے میں اگرچہ امیر اہلسنّت کا عمل دخل نہیں تھا لیکن

آپ کی عقیدت نے گوارہ نہ کیا کہ میرے غوثِ پاک کی پیاری پیاری نسبت ''قادری'' یوں قدموں تلے روندی جائے چنانچہ آپ دامت برکاتھم العالیہ نے اگربتی کا نام ہی تبدیل کرلیا۔ امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے اس انداز میں ایسے اسلامی بھائیوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے جو مدینہ اسٹور، قادری ہوٹل، غوثیہ جنرل اسٹور، عطاری سپر اسٹور وغیرہ کے نام سے دکانیں کھولتے ہیں اسی نام کے لفافے چھپواتے ہیں پھر یہ لفافے زمین پر گرے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

لباس کا بھی نام رکھتے

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیا کپڑا چاہے عمامہ ہو یا قمیص پہنتے تو اس کا نام رکھتے۔[1] حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک عمامہ شریف کا نام '' سَحَابْ (بادل) '' تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواھب ، فی تکمیل ،۵/۹۷)

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر کے مقام پر واقع ایک چشمہ کا نام ''قِسْمَةُ الْمَلَائِكَة (فرشتوں کا حصہ/فرشتوں کی تقسیم)'' رکھا۔

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى، الفصل الثامن،۲/۱۱۷۹)

مدینہ

[1] ابو داؤد، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا،۴/۵۹، حدیث: ۴۰۲۰

رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مبارک سواریوں کے نام

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری کے گھوڑوں کے نام ''لَحِیف (لمبی دم والا)''[1] ''ظَرِب (مضبوط و طاقتور)''، ''لِزَاز (تیز رفتار)''[2] اور سیاہ گھوڑا تھا جسے ''سَکْب (تیز رفتار)'' کہا جاتا تھا اور زین کا نام ''دَاج (کشادہ)'' تھا، ایک سیاہی مائل سفید خچر تھا جسے ''دُلْدُل'' کہا جاتا تھا، ایک اونٹنی جسے ''قَصْوَاء (تیز چلنے والی)'' کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جبکہ دراز گوش کا نام ''یَعْفُوْر (تیز رفتار)'' تھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین ،۱۱/ ۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸)

مبارک بکریوں کے نام

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ،سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دس دودھ دینے والی بکریاں تھیں: (۱) عَجْوَۃ (۲) زَمْزَمْ (۳) سُقْیا (٤) بَرَکَۃ (۵) وَرْسَۃ (٦) اِطْلَال (۷) اِطْرَاف (۸) قُمْرَہ (۹) غَوْثَۃ یا غَوْثِیَّۃ (۱۰) اور ایک بکری کا نام یُمْن تھا۔

(سبل الھدی والرشاد، الباب السادس فی شیاھه ، ومنائحه صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/ ٤۱۲)

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مختلف اشیاء کے نام

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

مدینہ

[1]: الجامع الصغیر، جزء: ۲، ص ٤۲۵، حدیث: ٦۸۵۵

[2]: فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وھی شمائل شریفه، ۵/ ۲۲۵، حدیث: ٦۸۵٦

تلوار جسکا دستہ اور دستے کا کنارہ دونوں چاندی کے تھے اسکا نام ''ذُوالْفِقار'' تھا، کمان کا نام ''سَدَاد'' ترکش (تیر رکھنے کے خول) کا نام ''جُمَع'' زِرہ جو تانبے سے مُزین تھی اس کا نام ''ذَاتُ الفُضُول''، ''نبعاء'' نامی نیزہ، ایک ڈھال کا نام ''ذَقَن'' اور ایک سفید رنگ کی ڈھال جسکا نام ''مُوْجِز'' تھا، چٹائی کا نام ''کُز'' چھری کا نام ''نَمِر'' مشکیزہ کا نام ''صَادِر'' اور آئینہ کو ''مُدِلّہ'' کہا جاتا تھا، قینچی کا نام ''جَامِع'' اور تلوار کا نام ''مَمْشُوْق'' تھا۔ (معجم کبیر، ۱۱/۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸ و مجمع الزوائد ۵/ ۴۹۵، حدیث: ۹۴۰۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک برتنوں کے نام

ایک بڑا سا پیالہ جس کا نام ''سَعَۃ (کشادہ)'' تھا، دوسرا پیالہ جو بہت بڑا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام ''غَرَّاء (چمکدار)'' تھا۔ (الجامع الصغیر، جزء ۲، ص ۴۲۵، حدیث: ۶۸۵۹) تیسرے پیالے کا نام ''رَیَّان (بھرا ہوا)''، چوتھے کا نام ''مُغِیث (مددگار)'' اور پانچویں کا نام ''مُضَبَّب (چاندی چڑھا ہوا)'' تھا جس پر چاندی کے تار لگے ہوئے تھے۔

(فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وھی شمائل شریفۃ، ۵/۲۲۶، حدیث: ۶۸۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں

اگر کوئی شخص زیادہ بیمار رہتا ہو، تنگ دست ہو، مسلسل ناکامیوں نے اسے

گھیر رکھا ہو تو شیطان اسے وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ یہ ساری مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں لہٰذا تم اپنا نام تبدیل کرلو حالانکہ اس کا نام بڑی اچھی نسبت والا ہوتا ہے، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا شرعاً جائز اور اچھے معنٰی والا بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ ایسا کرنا نام سے بدشگونی لینے کے مترادف ہے اور بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بدشگونی لینا اور طَرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔

(ابو داؤد، ٤/٢٢، حدیث:٣٩٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ عِلْمُ الْاَعْدَاد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہرحال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تا کہ سنِ ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابَرَکت نام پر نام

رکھیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور! میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے، اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرما دیں۔ **ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ؟ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام ''محمد'' رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں۔ ایک دِقّت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنیٰ 2658 بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی (184) بار، دونوں میں کس قدر فرق ہوا! (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآنِ مجید سے بچوں کا نام نکالتے ہیں، اگر وہ نام قرآنِ پاک میں کسی نبی یا نیک و صالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآنِ پاک سے کوئی ایسا لفظ نام کے لئے منتخب کر لیتے ہیں جیسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام

کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا اِنتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام **کوثر** رکھا دوسری کا نام **وَانْحَر** تجویز کیا اور تیسری کا نام **اَبْتَر** مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک دُرست بھی ہیں لیکن **وَانْحَر** کا معنی ہے "اور تم قربانی کرو" جبکہ آخری لفظ اَبْتَر کے معنی ہیں: "خیر سے محروم رہنے والا" جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا گیا مُذَبْذَبِیْن۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ مُذَبْذَبِیْن کا لفظ اُن لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر و ایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ خالص مؤمن اور نہ کھلے کافر ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۱۹۶) دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے فون پر بتایا کہ اس نے اپنی بیٹی کا نام قرآن سے نکال کر رکھا ہے۔ جب نام پوچھا تو کہا: "زانیہ" (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِك) اسی طرح ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام "خنّاس" رکھا۔ (وَالعیاذُ باللّٰہ)

بہر حال ایسے لوگوں کو بطورِ اِصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اِعتراض کیا جا رہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں ورنہ تو قرآن میں حِمار (گدھا)، کَلْب (کتا)،

خِنزِیر(سُور)، بقرہ(گائے)، فرعون(خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان(مشہور کافر) وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہوگا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ فِیْھِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَیَمُوْتُ فَیَخْلُفُ فِیْھِمْ بِمَوْلُوْدٍ فَیُسَمُّوْنَہٗ بِاِسْمِہٖ اِلَّا خَلَفَھُمُ اللّٰہُ بِالْحُسْنٰی یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرما دیگا۔ (ابن عساکر، ۴۳/۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔

(المسند الفردوس، ۲/۵۸، حدیث:۲۳۲۹)

نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف رضی اللہ تعالٰی عنھم سے رُوحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے بچے کی زندگی پر مَدَنی اثرات مُرتَّب ہوں گے۔ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اَنبیا (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو اور **اللہ** عزوجل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارِث اور ہَمَّام ہیں اور ''حَرْب'' و ''مُرَّہ'' بُرے نام ہیں۔''

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۳۷٤/٤، حدیث: ٤۹۵۰)

حضرت علّامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب اسلئے دلائی گئی کیونکہ یہ حضرات انسانوں کے سردار ہیں، ان کے اخلاق سب سے بہتر، ان کے اعمال تمام اعمال سے اچھے اور ان کے نام تمام ناموں سے افضل ہیں لہٰذا ان کے نام پر نام رکھنا شرف وسعادت کا باعث ہے۔ (فیض القدیر، ۳۲٤/۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حارِث کے معنی ہیں کمانے والا۔ حَرْث کہتے ہیں کمائی کو۔ ''ہمّام''

کے معنی ہیں قصد واِرادہ کرنے والا ھَمّ کہتے ہیں ارادہ کو۔کوئی شخص کمائی یا اِرادہ سے خالی نہیں ہوتا لہٰذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) حَرْب کے معنی ہیں جنگ وخونریزی، مُرَّہ کے معنی ہیں جھگڑالو یا کڑوی طبیعت کا آدمی۔مُرَّہ شیطان کا نام بھی ہے۔(مراۃ المناجیح،۶/۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

فی زمانہ یہ رَواج بھی زور پکڑ چکا ہے کہ اپنے بچوں کا نام رکھنے کے لئے ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے اداکاروں کے نام بھی چُن لئے جاتے ہیں، حالانکہ مستحب یہ ہے کہ اللّٰہ والوں کے نام پر نام رکھا جائے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء واَولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اَسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔[1] (فتاوٰی رضویہ،۲۴/۶۸۵) بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اَسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگانِ دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی بَرَکت بچہ کے شامل حال ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] : مثلاً مُحَرِّم: حرام کرنے والا

نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیِّدُ نا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرض کی: حَرب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حَسَن ہے۔ پھر سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولی علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرض کی: حَرب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسَین ہے، پھر امام مُحسِن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے وہی عَرض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ مُحْسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داوٗد (علیہ الصلوۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی ابن ابی طالب، ۲۱۱/۱، ۲۱۲، حدیث: ۲۷۶۹ و اسد الغابۃ، ۷۷/۵، رقم: ٤٦٨٨)

شَبَر شُبَیر مُشْبِر حَسَن حُسَین مُحْسِن ان سے ہم وزن وہم معنی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اَخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان، عباس وغیرہا رکھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، میں نے اپنے باپ (یعنی خلیلُ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رکھا ہے۔

(مسلم،کتاب الفضائل،باب رحمته ﷺ الصبیان ـالخ ص۱۲۶۶،حدیث:۲۳۱۵)

جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں اسے نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس لایا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اسے کھجور چبا کر گھٹی دی، اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی اور میرے حوالے کر دیا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

(بخاری،کتاب العقیقة،باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق وتحنيكه ، ۵۴٦/۳ حدیث:۵٤٦۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

❁ بچے کا اچھا نام رکھنا چاہئے ❁ میدانِ محشر میں دنیا میں رکھے گئے نام سے پکارا جائے گا ❁ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے پہلے بھی رکھا جاسکتا ہے ❁ نام

رکھنا والد کی ذمہ داری ہے ❁ بچے کا نام منتخب کرتے وَقت شرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے ❁ نام رکھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلینی چاہئیں ❁ کچھ نام ایسے ہیں جن کا رکھنا افضل، کچھ کا رکھنا جائز، کچھ نام نامناسب اور کچھ ناجائز ہیں ❁ اگر کسی مدنی مُنّے کا نام ''عبد'' سے شروع کرنا ہوتو سب سے افضل نام **عبدُاللّٰہ** اور عبدالرحمٰن ہیں ❁ محمد نام بڑا پیارا ہے یہ نام رکھنے کے بڑے فوائد وثمرات ہیں ❁ محمد بخش، احمد بخش، غلامِ نبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے ❁ محمد نبی، احمد نبی، نبیُّ الزَّمان، محمد رسول، احمد رسول، محمد رسول نام رکھنا جائز نہیں ❁ مُعیز الدین کے معنی ہیں ''دین کو پناہ دینے والا'' اور اپنا نام ایسا رکھنا سخت عظیم تزکیہ نفس وخود ستائی ہے اور وہ حرام ہے (فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۶۷۱) ❁ طٰہٰ، یٰسٓ نام بھی نہ رکھے جائیں ❁ غَفُورُ الدِّین (نام) بھی سخت قَبیح وشَنیع ہے ❁ ناموں کی ایک قسم کفار سے مُختَص ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحَنّا وغیرہ اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں ❁ بُرے نام کو بدل دینا چاہئے ❁ اپنے گھر، محلے، دکان اور فیکٹری وغیر کا نام بھی اچھا رکھنا چاہئے ❁ ایسے نام نہیں رکھنے چاہئیں جن میں خود ستائی بہت نمایاں ہوتی ہو ❁ نیکوں کے نام پر نام رکھنا باعث بَرَکت ہے ❁ حتی المقدور بزرگانِ دین سے نام رکھوانا چاہئے ❁ لوگوں کے بُرے نام رکھنا جائز نہیں ہے ❁ کنیت رکھنا سنّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام
بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام

''عبد'' کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام

عَبْدُ اللّٰه	(اللّٰہ کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحْمٰن	(''بہت مہربان'' کا بندہ)
عَبْدُالْاَحَد	(واحد و یکتا کا بندہ)
عَبْدُالْبَارِی	(بنانے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاسِط	(کشادگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاقِی	(ہمیشہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَصِیْر	(دیکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالتَّوَّاب	(توبہ قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَبَّار	(عظمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَلِیْل	(بزرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَسِیْب	(کافی ہونے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَفِیْظ	(حفاظت کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَقّ	(خدائی کے لائق کا بندہ)
عَبْدُالْحَکَم	(فیصلہ کرنے والے کا بندہ)

عَبْدُالْحَکِیْم	(حکمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَلِیْم	(حِلْم (یعنی ضبط وتحمل) والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَمِیْد	(خوبیوں والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَیّ	(ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْخَالِق	(پیدا کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّافِع	(بلند کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحِیْم	(''رحمت والے'' کا بندہ)
عَبْدُالرَّزَّاق	(رِزْق دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّشِیْد	(سیدھی تدبیر والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّءُوْف	(نہایت مہربان کا بندہ)
عَبْدُالسَّلَام	(سلامتی دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالسَّمِیْع	(سننے والے کا بندہ)
عَبْدُالشَّکُوْر	(قدر فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُالصَّبُوْر	(بُردبار (یعنی باوجود قدرتِ کاملہ کے گناہوں پر جلدی سزا نہ دینے والے) کا بندہ)
عَبْدُالصَّمَد	(بے نیاز کا بندہ)
عَبْدُالْعَزِیْز	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَظِیْم	(عَظَمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَلِیْم	(عِلْم والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَفَّار	(بہت بخشنے والے کا بندہ)

عَبْدُالْغَفُوْر	(بخشنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَنِی	(ہر چیز سے بے پروا کا بندہ)
عَبْدُالْفَتَّاح	(بہترین فیصلہ کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْقَادِر	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْقُدُّوس	(ہر عیب سے پاک کا بندہ)
عَبْدُالْقَوِی	(قُوَّت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْکَبِیْر	(سب سے بڑے کا بندہ)
عَبْدُالْکَرِیْم	(بہت کرم فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُاللَّطِیْف	(لُطف وکرم کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَاجِد	(بُزُرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَتِیْن	(قُوَّت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمُجِیْب	(دعائیں قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَجِیْد	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَلِک	(بادشاہ کا بندہ)
عَبْدُالْمُؤْمِن	(اَمن دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنَّافِع	(نفع دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنُّوْر	(نور والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاجِد	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاحِد	(ذات وصفات میں یکتا کا بندہ)

عَبْدُالْوَارِث	(وارِث (یعنی ہمیشہ باقی رہنے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَاسِع	(وسعت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَدُوْد	(بہت دوست رکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَکِیْل	(کارساز (یعنی کام بنانے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَلِی	(حمایتی کا بندہ)
عَبْدُالْوَھَّاب	(بہت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْھَادِی	(ہدایت دینے والے کا بندہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس

عَرض : حضورِاقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس کیا ہے؟

ارشاد : حضور کے عَلَمِ ذات (ذاتی نام) **دو** ہیں: کُتبِ سابقہ میں **احمد** ہے اور قرآنِ کریم میں **محمد** ہے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی) نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔ (المواھب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفۃ ......الخ، ۱/۳۶۶ ملخصًا) سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کئے اور میں نے **چھ سو** اور ملائے۔ کل **چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسما ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عَرض : یہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتی ہے؟

ارشاد : ہاں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۹۲)

شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے 119 برکت والے نام

اَحْسَن	(وہ ذات جس میں اچھی صفات جمع ہوں)
اَحْشَم	(زیادہ وقار واطمینان والا)
اَزْھَر	(سفید رنگت والا)
اَعْظَم	(بَرتر)
اَکرَم	(بہت مہربان، بہت سخی)
اَمَان	(پناہ، حفاظت)
اَمْجَد	(بزرگی اور شرف والا)
اَمِین	(امانت دار)
بَدْر	(مکمل چاند)
بُرْھَان	(حجت، دلیل جس میں شک شبہ نہ ہو)
بَشِیر	(خوشخبری دینے والا)
جَوَّاد	(سخی)[1]
حَاتِم	(فیصلہ کرنے والا)
حَامِد	(حمد کرنے والا)
حَبِیب	(پیارا)
حَسِیب	(کافی، عزت وشرف والی ہستی)
حَکِیم	(صاحبِ حکمت)
حَلِیم	(بردبار، برداشت والا)

[1] سخی وہ جو خود کھائے اوروں کو بھی کھلائے، جوّاد وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے اسی لئے رب عزوجل کو سخی نہیں کہتے جوّاد کہتے ہیں۔ (مرأۃ المناجیح ۸/۱۹۹)

حَمَّاد	(کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والا)
حَنِیْف	(اسلام پر ثابت قدم)
دَامِغ	(باطل کی سرکوبی کرنے والا)
رَاغِب	(مائل،خواہش مند)
رَحِیم	(رحم والا)
رَشِید	(سیدھا،استقامت والا)
رَفِیق	(بہت زیادہ مہربانی فرمانے والا)
رَءُوف	(نرم دل)
زَاھِد	(دنیا سے بے رغبت)
زَاھِر	(چمکدار رنگت والا ،روشن چہرے والا)
زَیْن	(صورت وسیرت دونوں اعتبار سے کامل وخوبصورت)
سَاجِد	(سجدہ کرنے والا)
سَخِی	(سخاوت کرنے والا)
سَدِیْد	(درست کرنے والا)
سِرَاج	(سورج)
سَعِید	(سعادت مند،خوش نصیب)
سُلْطَان	(بادشاہ، حجت،قوی دلیل)
سَیْف	(تلوار)
شَاکِر	(شکر ادا کرنے والا)

شَاهِد	(گواہی دینے والا)
شَرِیف	(بلند مرتبہ)
شَفِیع	(شفاعت کرنے والا)
شَفِیق	(مہربان، ہمدرد)
شَہِیر	(شہرت والا)
صَابِر	(صبر کرنے والا)
صَادِق	(سچا)
ضِیَاء	(روشنی، چمک)
طَاہِر	(پاک)
طَبِیب	(بیماروں کا علاج کرنے والا)
طَیِّب	(پاک)
ظَاہِر	(واضح اور روشن)
عَابِد	(عبادت گزار)
عَادِل	(عدل کرنے والا)
عَارِف	(پہچاننے والا)
عَاقِب	(سب سے آخر میں آنے والا، جانشین)
عَزِیز	(غالب)
عَظِیم	(بزرگی اور عظمت والا)
عِمَاد	(ستون، قابلِ اعتماد سردار، سختیوں میں لوگ جس کی طرف بھاگ کر آئیں)

غِیَاث	(کثیر بارش)
فَاتِح	(کھولنے والا، شروع کرنے والا)
فَاضِل	(کامل عِلْم والا، کثیر فضیلت والا)
قَاسِم	(تقسیم کرنے والا)
قَمَر	(چاند)
قَوِی	(قوت والا)
کَامِل	(مکمل)
کَرِیم	(سخی)
کَفِیْل	(کفالت کرنے والا)
کَوْکَب	(روشن تارا)
لَبِیْب	(عقلمند، دانا)
مَاجِد	(قابلِ احترام، معزز آدمی)
مَامُوْن	(جس کے پاس امانت رکھنے پر اعتماد ہو)
مُبَارَک	(باعث برکت، نیک، سعید)
مُبَشِّر	(خوشخبری سنانے والا)
مُبِیْن	(روشن، ظاہر)
مَتِیْن	(مضبوط)
مُجَاهِد	(جہاد کرنے والا)
مُجْتَبیٰ	(منتخب شدہ)

مُجِیب	(جواب دینے والا، حاجت روائی کرنے والا)
مَحفُوظ	(وہ شخصیت جس کی حفاظت کی گئی)
مُحَمَّد	(جس کی تعریف کی جائے)
مَحمُود	(تعریف کے قابل)
مُختَار	(چُنا ہوا، منتخب)
مُدَّثِر	(چادر اوڑھنے والا)
مُرتَضٰی	(برگزیدہ، بُزُرگی والا)
مُزَّمِّل	(کمبل پوش)
مُستَجِیب	(اطاعت کرنے والا)
مُستَقِیم	(سیدھے راستے پر چلنے والا)
مَسعُود	(سعادت مند)
مَشہُود	(گواہی دیا گیا)
مِصبَاح	(چراغ)
مُصَدِّق	(تصدیق کرنے والا)
مُصطَفٰی	(چُنا ہوا)
مُطِیع	(اطاعت گزار)
مُظَفَّر	(وہ ہستی جسے دشمنوں پر فتح عطا کی گئی ہو)
مُعَظَّم	(بزرگ، واجب التعظیم)
مُعَلِّم	(سکھانے والا)

مُعِین	(مددگار)
مُقْتَصِد	(درمیانی چال چلنے والا)
مُکَرَّم	(عزت والا)
مُنْصِف	(انصاف کرنے والا)
مَنْصُور	(مدد یافتہ، نصرت یافتہ)
مُنِیْب	(حُکم ماننے والا)
مُنِیر	(روشن کرنے والا)
نَاسِک	(عبادت کرنے والا)
نَاشِر	(کسی چیز کے لپیٹ لینے کے بعد اسے ظاہر کرنے والا)
نَاصِب	(دین کے اَحکام کو بیان کرنے والا)
ناصِح	(نصیحت کرنے والا)
ناصِر	(مدد کرنے والا)
نَجْم	(ستارہ)
نَجِیْب	(اچھے نسب والا، پسندیدہ)
نَجِیْد	(راہنما، ماہر)
نَذِیر	(ڈرانے والا)
نَقِیْب	(سردار، کفالت کرنے والا)
نُوْر	(روشنی)
هُمَام	(باعظمت بادشاہ)

وَاجِد	(عالم،غنی)
وَاسِط	(درمیانہ)
وَاسِع	(کثرت سے دینے والا)
وَاعِد	(وعدہ کرنے والا)
وَسِیْم	(حسین چہرے والا،خوبصورت)
وَلی	(اللہ کا دوست)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

25 انبیائے کرام علیھم السلام کے عَظَمت والے نام

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے ہمارے حضور سیّد عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم تک **اللّٰہ** تعالٰی نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآنِ مجید میں ہے اور بعض کا نہیں ۔(بہارِ شریعت،۱/۴۸)

مُحَمَّد	(جس کی بہت تعریف کی جائے)
آدَم	(مٹی سے پیدا ہونے والے)
اِبراھیم	(مہربان باپ)
اِدرِیس	(درس دینے والا)
اِسحاق	(بہت مسکرانے والا)
اِسماعیل	(اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت کرنے والا)
اِلیاس	(نہ بھاگنے والا بہادر شخص)

اَیُّوب	(فرمانبردار)
دَانِیال	(فیصلۂ الٰہی)
داوٗد	(محبوبِ الٰہی)
ذُوالْکِفْل	(ذِمہ لینے والا)
زَکَرِیَّا	(اللہ کا ذکر کرنے والا)
سُلَیمان	(بے عیب شخص)
شُعَیب	(چھوٹی جماعت)
صالِح	(نیک، باعمل)
عُزَیْر	(مددگار)
عیسٰی	(شریفُ النفس)
لُوط	(دلی محبت، چھپا ہوا)
مُوسٰی	(وہ بچہ جسے درخت اور پانی کے درمیان ڈالا گیا ہو کیونکہ قبطی زبان میں پانی کو "مُو" اور درخت کو "سا" کہتے ہیں)
نُوح	(خوفِ خدا سے بکثرت رونے والا)
ھارُون	(ہردلعزیز اور محبوب)
ھُود	(توبہ کرکے حق کی طرف رجوع کرنے والا)
یَحیٰی	(زندگی والا)
یَعقُوب	(تعاقب کرنے والا)
یُوسُف	(نہایت خوبصورت)

یُونُس	(اُنس والے، مچھلی والے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شاہِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے 3 شہزادوں کے مبارک نام

قاسِم	(تقسیم کرنے والا)
عبداللّٰہ	(اللّٰہ کا بندہ)
اِبراھیم	(مہربان باپ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 5 نواسوں کے مقدس نام

عبدُاللّٰہ	(اللّٰہ کا بندہ)
حَسَن	(اچھا)
حُسَین	(خوبصورت)
مُحْسِن	(بھلائی کرنے والا)
علی	(بلند)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَشَرَہ مُبَشَّرَہ (یعنی جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے پیارے پیارے نام

ابوبکر	(اوّلیت والے (یعنی افضلیت والے))

عُمَر	(زندگی)
عثمان	(کوشش کرنے والا)
علی	(بلند)
طَلْحہ	(خالی پیٹ)
زُبَیر	(طاقتور)
عبدالرحمٰن	(بہت مہربانی کرنے والے کا بندہ)
سَعْد	(خوش نصیب)
سَعِید	(مبارک)
ابو عُبَیدہ	(چھوٹی کنیز والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے 135 پاکیزہ نام

اَخرَم	(وہ ٹیلہ جو کسی نشیب میں اترتا ہو)
اَزْہَر	(چمکدار و صاف رنگ والا)
اَسَد	(شیر)
اَسْعَد	(بہت کامیاب)
اَسْلَم	(زیادہ سلامتی والا)
اُسَید	(چھوٹا شیر)
اَشرَف	(زیادہ شرافت والا)

اَنَس	(جس سے اُنس حاصل کیا جاتا ہو، اُلفت، سکونِ قلب)
اَنِیْس	(مانوس، اُنسیت (یعنی محبت) دینے والا)
بَدْر	(چودھویں رات کا مکمل چاند)
بِلال	(پانی، ہر وہ چیز جس سے حلق کو تر کیا جائے)
ثابِت	(مستقل مزاج)
ثُمَامَه	(بھری شاخوں والا ایک پودا)
ثَوْبَان	(توبہ کرنے والا)
جابِر	(زور والا)
جُبَیْر	(زبردست)
جَعْفَر	(بہت وسیع نہر)
حابِس	(روکنے والا)
حاتِم	(بلند حوصلہ، سخی، فیصلہ کرنے والا)
حاجِب	(حفاظت کرنے والا)
حارِث	(کمانے والا)
حازِم	(دور اندیش، تیز نظر والا)
حاطِب	(درخت کاٹ کر لکڑیاں جمع کرنے والا)
حُبَاب	(محبوب، دوست)
حِبَّان	(نورانی چہرہ والا)
حُذَیْفَه	(بے عیب)

حُرّ	(خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک، آزاد، شریف)
حَسَّان	(بہت حسین وجمیل)
حَکِیْم	(دانا، طبیب، ہوشیار)
حَمَّاد	(بہت زیادہ تعریف کرنے والا)
حُمْرَان	(سرخ رنگ والا)
حَمزَہ	(شیر)
حُمَیْد	(بزرگ)
حَنْظَلَہ	(ایک درخت کا نام)
حُنَیْف	(شر سے خیر کی طرف مائل ہونے والا، سیدھا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو)
خالِد	(دیرپا)
خَبَّاب	(تیز تیز چلنے والا)
خُبَیْب	(گہرا گڑھا)
خُفَاف	(ہوشیار و ذہین)
خَلَّاد	(مکان میں طویل عرصہ اقامت اختیار کرنے والا)
دَارِم	(جس کی ہڈی کو گوشت نے ڈھک دیا ہو)
دَیْلَم	(معاملہ فہم اور بصیرت رکھنے والا شخص)
ذَابِل	(دُبلا پتلا)
ذَکْوَان	(ہوشیار اور ذہین)
راشِد	(ہدایت یافتہ)

زَارِع	(کاشت کار)
زَاهِر	(روشن)
زُبَیر	(جاندار، طاقتور آدمی)
زِیَاد	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
زَید	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
سَارِیَه	(رات میں چلنے والا)
سَالِف	(فضل وکمال یا عمر میں بڑھا ہوا)
سالِم	(آفت وامراض سے چھٹکارا پانے والا)
سائِب	(کھلے دل سے سخاوت کرنے والا)
سُفیان	(جلدی پرواز کرنے والا)
سَلْمان	(فرمانبردار، ہرعیب سے پاک)
سُلَیم	(بے عیب، صحیح وسالم، صاف ستھرا، آفات سے بچا ہوا)
سِمَاک	(بلند چیز)
سَمْعَان	(مطیع وفرمانبردار)
سُمَیر	(رات کو ساتھی سے باتیں کرنے والا، قصہ کہانی کہنا)
سِنَان	(نیزہ)
سَهْل	(نرم مزاج، آسان)
سُهَیل	(نرم برتاؤ کرنے والا)
سَیف	(تلوار)

شُجَاع	(بہادر)
شَدَّاد	(بہت قوت رکھنے والا بہادر شخص)
شُرَیح	(گوشت کے پتلے ٹکڑے کرنے والا، محفوظ، جس کا سینہ کھول دیا گیا ہو، واضح)
شَرِیک	(حصہ دار)
شَمْعُون	(مطیع وفرمانبردار)
شَیْبَان	(سفید، ٹھنڈا، برف)
صُبَیح	(روشن چہرے والا)
صَفْوَان	(چکنا پتھر، چکنی چٹان)
ضَمْضَم	(دلیر)
طارِق	(روشن ستارہ)
طُفَیل	(وسیلہ)
ظُهَیر	(مددگار)
عاصِم	(محافظ، بچانے والا)
عاقِل	(عقل والا، ہوشیار)
عَبَّاد	(بندہ، عبادت گزار)
عَبَّاس	(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)
عَتِیق	(شریف، آزاد)
عُرْوَه	(شیر، قابل اعتماد)
عَفَّان	(بہت زیادہ پاکدامن)

عُقَیل	(دانا، ذہین آدمی)
عَمَّار	(تحمل مزاج، باوقار)
عُمَیر	(لبریز)
غَسَّان	(دل کی گہرائی)
فُضَیل	(فضیلت والا)
قارِب	(چھوٹی کشتی)
قَتَادَہ	(ایک درخت)
قُطُبَہ	(سردار)
کَثِیر	(بہت، وافر، زیادہ)
کَوْکَب	(روشن ستارہ، قوم کا سردار)
کَھْمَس	(شیر)
لاحِب	(کھلا اور واضح راستہ)
لاحِق	(ملنے والا)
لَبِیْد	(مکان میں قیام کرنے والا)
لُقمَان	(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)
ماتِع	(بہت عمدہ چیز)
مَازِن	(بارش برسانے والا بادل)
مالِک	(ملکیت رکھنے والا)
مُدْلاج	(جو رات میں چلنے یا سفر کرنے کا عادی ہو)

مَرْزُوْق	(خوشحال)
مَسعُود	(خوش نصیب، کامیاب)
مُصعب	(برداشت کرنے والا)
مُطَرِّف	(کنارے والا)
مَظْهَر	(منظر، شکل، ظاہر ہونے کا مقام)
مُعَاذ	(پناہ کی جگہ)
مُعَاوِيه	(آواز کھینچنے والا)
مَعقِل	(پناہ گاہ)
مُعَوِّذ	(پناہ کی دعا دینے والا)
مُغِيث	(فریاد سننے والا)
مِقْدَاد	(ایک چیز کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا)
مِقْدَام	(بہادر، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا)
مَكْحُول	(جس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہو)
مُنِيب	(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)
مُنذِر	(ڈرانے والا)
مُنكَدِر	(جھپٹنے والا)
مِنهَال	(انتہائی سخی)
مُونِس	(دوست، غمخوار)
مَيمُون	(بابرکت، خوش بخت)

ناعِم	(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)
نافِع	(نفع دینے والا)
نَصِیب	(حصہ)
نُعْمَان	(نعمتیں پانے والا)
نُعَیم	(صاحبِ نعمت)
نَوْفَل	(فیاض، سخی، دریادل)
واسِع	(وسعت دینے والا)
واقِد	(آگ روشن کرنے والا)
وائِل	(پناہ میں آنے والا)
ھِلال	(پہلی تاریخ کا چاند)
یاسِر	(آسانی ونرمی)
یامِین	(بابرکت)
یَسَار	(دولت مند، امیر کبیر)
یَمَان	(برکت والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے 27 مبارک نام

اَرْسَلان	(شیر۔حضرت سیدنا محمد بن ارسلان مصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے والد جو خود بھی بہت بڑے بزرگ تھے، مزار مبارک مصر میں ہے)

تَقِیّ	(پرہیز گار۔اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہ علیہ کے دادا کے سگے بھائی امام العلماء مولانا تقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
جَمال	(حُسن ۔اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہ علیہ کے خلیفہ شیخ محمد جمال رَحمۃُ اللّٰہ علیہ جو عرب کے باشندے تھے)
جُنَید	(چھوٹا لشکر۔مشہور ولی اللہ حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی)
جِیُوَن	(زندگی،حیات،وجود۔نورُ الانوار اورتفسیراتِ احمدیہ کے مصنف جو مُلّا جیون کے نام سے مشہور ہیں،اصل نام شیخ احمد بن ابی سعید رَحمۃُ اللّٰہ علیہ ہے)
حاکِم	(سردار۔حدیث کی مشہور کتاب اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن کے مؤلف حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ جو امام حاکم کے نام سے مشہور ہیں)
حَشْمَت	(بزرگی،شان وشوکت ۔شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
خلیل	(سچا دوست ۔مشہور سنی عالم خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
دِیْدَار	(جلوہ،نظارہ۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ اَلْوَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَزِین	(باوقار،بردبار،سنجیدہ۔جلیل القدر محدث حافظ رَزِین عَبْدَرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَیحَان	(گلاب کے علاوہ تمام پھولوں کو ریحان کہتے ہیں۔ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان)

زَمِیْل	(رديف، پچھلا سوار۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا زَمِیْل بن عباس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
سَرفَرَاز	(معزز۔ خلیفہٗ اعلٰی حضرت مولانا سرفراز احمد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
شریف	(بزرگ، عالی خاندان۔ خلیفہٗ اعلٰی حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
شَہْبَاز	(شاہین۔ مشہور صوفی بزرگ شہباز قلندر رَحمۃُ اللہ علیہ)
عَدْنَان	(حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے جدِ اعلٰی کا نام)
عِرْفَان	(شناخت، پہچان۔ خلیفہٗ اعلٰی حضرت مولانا عرفان احمد بیسل پوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
عطاء	(بخشش، انعام۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا عطاء بن یسار علیہ رَحمۃُ اللہ الغفّار)
عَقِیل	(دانا، ذکی۔ شام کے ایک باکرامت ولیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا عقیل رَحمۃُ اللہ علیہ)
عِمْرَان	(حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام)
ظَفَر	(کامیابی۔ خلیفہٗ اعلیٰ حضرت مَلِکُ العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین قادری رضوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
مُجَاہِد	(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑنے والا۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام مُجاہد علیہ رَحمۃُ اللہ الواحِد)
معروف	(مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)

نَقِی	(پاک، صاف، خالص۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ کے والد مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
ھاشِم	(روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے والا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پردادا ہاشم بن عبدِ مناف جن کا اصلی نام عَمْرو تھا)
وارِث	(مددگار، حمایتی۔ مشہور صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا وارث شاہ رَحمۃُ اللہ علیہ)
وَھب	(عطاو بخشش۔ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نانا کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نسبتوں والے 8 متفرق نام

آصف	(حضرت سیِّدُنا سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجازاً اہر لائق وزیر)
اُحُد	(ایک عاشقِ رسول پہاڑ کا نام)
اَیَّاز	(محمود بادشاہ کے ایک ذہین اور نیک غلام کا نام)
حُنَین	(سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ایک غلام کا نام، مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں غزوۂ حنین واقع ہوا)
ذُوالفِقار	(مہروں والی تلوار۔ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم کی تلوار کا نام)
رَمَضان	(ہجری سال کا نواں مہینہ، نزولِ قرآن کا مہینہ)
رَیَّان	(جنت کے ایک دروازے کا نام جس میں سے روزہ دار داخل ہونگے)
عرفات	(مکہ پاک میں واقع ایک میدان جہاں حاجی 9 ذوالحجہ کو وقوف کرتے ہیں)

بچیوں کے لئے 150 پیارے پیارے نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی امی جان کا مبارک نام

آمِنَه	(مطمئن اور بے خوف)

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رضاعی ماؤں (یعنی جنہوں نے سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو دودھ پلایا تھا) کے مبارک نام[1]

اُمِّ اَیْمَن	(برکت وقُوّت والی، ان کا اصل نام بَرَکت تھا)
ثُوَیْبَه	(رجوع کرنے والی، لَوٹنے والی)
حَلِیْمَه	(بردبار، متحمل مزاج خاتون)

11 اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنھن کے مقدس نام

خَدِیجَه	(وَقت سے پہلے پیدا ہونے والی بچی)
سَوْدَه	(سیاہ رنگت والی)
عائِشه	(خوشحال)
حَفْصَه	(خوبصورت)
اُمِّ سَلَمَه	(اعتراف کرنے والی کی ماں)
اُمِّ حَبِیبه	(محبوب ہستی کی ماں)

مدینہ

[1] سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔
(السیرۃ الحلبیۃ، ۱/۱۲۸، فتاوی رضویہ، ۳۰/۲۹۶)

زَینب[1]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
زَینب[2]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
مَیمُونَہ	(بَرَکت والی)
جُوَیرِیَہ	(چھوٹی لڑکی)
صَفِیَّہ	(چُنی ہوئی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام

زَیْنَب	(ایک حسین مہک دار پودے)
رُقَیَّہ	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثوم	(پُرگوشت چہرے والی کی ماں)
فاطِمہ	(آتشِ جہنم سے چھڑانے والی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام

مارِیہ	(گوری اور چمک دمک والی)
رَیحَانہ	(ایک خوشبودار پودا)
نَفِیسَہ	(پاک وصاف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] بنتِ جحش۔ [2] بنتِ خزیمہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نواسیوں کے نام

اُمَامَہ	(ارادہ کرنے والی)
رُقَیَّہ	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثُوم	(پُرگوشت چہرے والی کی ماں)
زینب	(ایک حسین مہک دار پودا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

59 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہن کے نام

آسِیَہ	(ستون)
اُثَیْلَہ	(شرف اور بزرگی والی)
اَرْوَی	(حسین وجمیل)
اَسْمَاء	(نشانی،علامت)
اُمَیْمَہ	(پتھر)
اُمَیَّہ	(چھوٹی سی کنیز)
اَنَیْسَہ	(رہنمائی کرنے والی،مہربانی کرنے والی)
اَیْمَن	(سیدھی،داہنی)
بَرِیْرَہ	(ایک درخت کا پھل)
بُسْرَہ	(کونپل)
بَشِیْرَہ	(خوشخبری دینے والی)

نام	معنی
بُهَيَّه	(جمال)
جَمِيلَه	(حسین،خوبصورت)
حَبِيبَه	(پیاری)
حَرْمَلَه	(چھوٹی پوشاک)
حَسَنَه	(نعمت)
حَكِيْمَه	(عقلمند خاتون)
حَمْنَه	(طائف کے انگوروں کی ایک قسم جو سیاہ سرخی مائل ہوتے ہیں)
خالِده	(دیر تک رہنے والی)
خَوْلَه	(ہرنی،خوبصورت)
خَيْرَه	(اعلیٰ اور ممتاز خاتون)
دَقْرَه	(کثیر نباتات والا خوشنما باغ)
رَبَاب	(سفید بادل)
رُزَيْنَه	(عقلمند اور پارسا خاتون)
رُفَيْدَه	(مددگار خاتون،عطیہ)
رُقَيْقَه	(نرم دل)
رَمْلَه	(زمین کا بلند حصہ)
رُمَيْثَه	(زرخیز زمین)
رُمَيْصَاء	(ایک ستارے کا نام)
زُرَيْنَه	(سنہری)

سَائِرَہ	(سیر کرنے والی)
سُبَیْعَہ	(سات)
سَرَّاء	(خوش حالی، عمدہ زمین)
سُعْدیٰ	(مبارک، خوش بختی)
سُعَیْدَہ	(خوش بخت خاتون)
سُکَیْنَہ	(وقار، طمانیت، سکون)
سَلْمیٰ	(آفات وغیرہ سے محفوظ، نجات پانے والی)
سُمَیَّہ	(علامت)
سُنْبُل	(ایک قسم کی خوشبودار گھاس)
سِیما	(نشان والی، علامت والی)
شِفَاء	(تندرستی، صحت)
عاتِکہ	(بہت خوشبو ملنے والی)
عَفْرَاء	(کم رفتار)
عَقِیلہ	(عقل والی، سمجھدار)
عَطِیَّہ	(انعام دی ہوئی چیز)
فارِعہ	(لمبے بالوں والی)
قِرْصَافَہ	(تیز رفتار چیز، گھومنے والے چیز)
فُرَیْعَہ	(طویل قد والی، لمبے بالوں والی، پہاڑ کا بلند حصہ)
قُرَّۃُ العین	(آنکھوں کی ٹھنڈک)

کَبْشَه	(حفاظت کا کام انجام دینے والی)
کرِیمه	(معزز خاتون)
لُبابه	(ہر چیز کا خالص اور بہترین حصہ)
لُبنٰی	(خوشبودار، خوبصورت خاتون)
مُطِیْعَه	(فرمانبردار خاتون)
مُعاذَه	(پناہ گاہ)
مُلَیْکَه	(ملکہ)
نَسِیْبه	(حسب ونسب میں مشہور شریف خاتون)
هُجَیْمَه	(مشکیزے کا دودھ جو ابھی پورا نہ جما ہو، موتی)
یُسَیْرَه	(آسان، سیدھی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

49 دیگر بزرگ خواتین کے نام

اَنِیْقَه	(خوش آیند، خوب۔ ایک قول کے مطابق حضرتِ سیدنا اُنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی والدہ محترمہ حضرت اُمّ سلیم انصاریہ کا نام مبارکہ)
بَرْدَه	(کنیز، باندی، ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا جعفر بن بُرقان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی والدہ کا نام)
بِلْقِیس	(ملکہ سباء کا نام، اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ سیدنا سلیمٰن علیہ السلام کی زوجہ بنیں)

تَحِیَّہ	(سلام،سلامی،تحیۃ بنت سلمان ،عالمہ خاتون جنہیں لاکھ سے زائد احادیث یاد تھیں)
جَبلَہ	(قوم کی سردار، عالمہ،ثابت قدم،ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا صُفّح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیٹی کا نام)
حَنِیفَہ	(مذہبی عقیدے کی پختہ، دین میں سچی۔''بی بی حنیفہ''نویں صدی ہجری کی شہرہ آفاق، عالمہ،محدثہ،جن کوامام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے اپنے شیوخ میں شمار کیا ہے)
حَمَّادَہ	(حمد کرنے والی،شکر کرنے والی، حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیٹی کا نام)
حَوَّاء	(زندگی،حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کی زوجۂ محترمہ کا نام)
رَابِعَہ	(چوتھی،شفقت کرنے والی، رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی۔ایک مشہور ولیہ خاتون حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا)
رَئِیسَہ	(دولت مند۔راویہ حدیث جن سے حضرت سیِّدنا سعد بن علی زنجانی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی روایت کرتے ہیں)
زُبدَہ	(کسی چیز کا بہترین حصہ، برگزیدہ،مشہور بزرگ حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بہن کا نام)
زَجلَہ	(لوگوں کی آواز،شور،زجلہ بنت منظور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
زِینَت	(خوبصورتی ،سجاوٹ۔راویہ حدیث حضرتِ سیِّدَتُنا زینت بنت ابی

	طُلَیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)
سَارَہ	(سردار، شریف، معزز، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام)
سَارِیَہ	(رات میں چلنے والی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سہیلی تھیں)
سِدْرَہ	(بیری کا درخت، حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو کا نام)
سَفِیْنَہ	(ناؤ، کشتی، راویہ حدیث حضرت سفینہ بنت شیبہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہا)
سُکَیْنَہ	(سکون، اطمینان، حضرت سیّدتنا سُکَیْنَہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
سَکِینہ	(سکون، اطمینان، مشہور صندوق "تابوتِ سکینہ" کا نام جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے، اس صندوق میں مقدس تبرکات موجود تھے اور اس کے طفیل بنی اسرائیل کو فتوحات حاصل ہوتی تھیں)
سَنِیَّہ	(روشن، بلند رتبہ، خوبصورت۔ حضرتِ سیدتنا اُمّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب جو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایک حلہ پہنا کر عطا فرمایا تھا)
شَمْسَہ	(روشن دان۔ ایک تابعیہ خاتون رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہا جو حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر اسلام لائیں)
سُوَیْدَہ	(سردار، سانولی، صحابیِ رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نام)
شَعْوانہ	(گھنے بکھرے ہوئے بال، ایک بزرگ خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نام)
صُغْریٰ	(چھوٹی۔ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا نام)
صَفُّورَہ	(حضرتِ سیدنا شعیب علیہ السّلام کی بیٹی اور حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہِ السّلام

	کی زوجہ کا نام)
طافِیه	(خوشۂ انگور میں نمایاں اور ابھرا ہوا دانہ، ایک عابدہ خاتون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا نام)
طَیِّبَه	(عمدہ، پاک۔ حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ محترمہ کا نام طیبہ بنت وھب رضی اللہ تعالٰی عنہا تھا)
عَاتِکه	(شریف عورت، خوشبودار، قبیلہ بنی سلیم سے تعلق رکھنے والی تین پاکیزہ بیبیوں کے نام جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو بچپن میں دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی)
عَاطِفَه	(مہربانی کرنے والی۔ حضرتِ سیدنا ذُوالنون مصری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی بہن جو کہ نہایت صابرہ، زاہدہ، اور عبادت گزار خاتون تھیں)
عَالِیَه	(ہر چیز کا بلند حصہ، حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
عَبْدَه	(بندی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی کا نام)
عَجْرَدَه	(تیز و سخت، ہلکی پھلکی، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام)
عَزِیزه	(محبوب، قریبی رشتہ دار، دوست۔ راویہ حدیث حضرتِ سیّدتنا عزیزہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا)
غُزَیَّه (غَزِیَّة)	(ارادہ کرنے والی، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیٹی کا نام)
عَالِیَه	(بلند، بزرگ۔ راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا عالیہ بنت اَیْفَعْ بن شَرَاحِیل رضی اللہ تعالٰی عنہا، یہ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتی ہیں)

فَسِیْلَه	(کھجور کی قلم، حضرت سیدنا واثِلَة بن اَسْقَع رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کا نام)
قُرَیْبَه	(قرابت والی، خوشنودی حاصل کرنے والی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی پوتی کا نام)
ماجِدَه	(قابلِ تعظیم، سخی، بہت عمدہ، قبیلۂ قریش سے تعلق رکھنے والی ایک عبادت گزار خاتون)
مَرْجَانَه	(مونگا، موتی، ایک سبزی کا نام، حضرت سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی والدہ کا نام، تابعیہ ہیں)
مَرْیَم	(عبادت گزار خاتون، حضرتِ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ محترمہ کا نام)
مُنِیْبَه	(توبہ کرنے والی، فرمانبردار خاتون، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنِیفه	(حسین وخوش قامت عورت، منیفۃ بنت ابی طارق، بحرین کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنیَه	(تمنا، خواہش، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا اَبُو بَرْزَہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پوتی کا نام)
مُوَافِقه	(مناسبت والی، ملی ہوئی، ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
نُدْبَه	(فصیح کلام کرنے والی، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا خُفَاف بن نُدْبَۃ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ کا نام)
وَجِیهَه	(خوبصورت۔ ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
هَالَه	(چاند کے چاروں اطراف کا روشن دائرہ۔ سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ

	رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ کا نام)
ھَاجِرَہ	(نہایت گرم دوپہر کا وقت۔حضرتِ سیِّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام)
یاسِمِین	(چنبیلی کا پھول۔ایک بزرگ اور راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا اُمّ عبداللہ یاسمین بنت سالم رحمۃ اللہ تعالی علیہا کا نام)

تقریباً 16 متفرق زنانہ نام

اِرَم	(ایک قول کے مطابق جنت کا نام)
اَقْصٰی	(بہت دور۔ملک شام میں حضرتِ سیدنا داؤد علیہ السلام کی بنائی ہوئی مسجد بیت المقدس کا نام)
بَتُوْل	(سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا لقب)
تَسْنِیم	(جنت کی ایک نہر کا نام)
حِرَا	(مکہ مکرمہ کی پہاڑیوں میں موجود غار کا نام)
حَرَمَیْن	(مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو حرمین کہتے ہیں)
حَرِیم	(گھر کی چاردیواری، خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار، مکان، گھر)
حُمَیْرَا	(سرخ رنگ کی۔اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا لقب)
زَھْرَاء	(روشن اور سفید چہرے والی۔بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا لقب)
زَیْتُوْن	(ایک مشہور درخت کا نام جسکا ذکر قرآن پاک میں ہے)
سَعْدِیَہ	(شیراز کے مضافات میں وہ مقام جہاں شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مزار ہے)
صِدِّیقَہ	(نہایت سچی۔حضرتِ سیدتنا عائشہ صدّیقہ، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ

	تعالٰی عنہما کا لقب)
طاہِرَہ	(پاک۔ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
طُوبٰی	(خوش خبری۔ایک قول کے مطابق جنت کا نام، دوسرے قول کے مطابق جنت میں ایک درخت کا نام)
عَذْرا	(کنواری، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
کَوْثَر	(بہشت کی ایک نہر، جنت کا حوض، قرآنِ پاک کی ایک سورت کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیتیں

مَدَنی آقا احمد مجتبٰی، محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم	اَبُوالْقَاسِم، اَبُو اِبْرَاہِیم
حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْبَشَر، اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْاَضْیَاف
حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوسُلَیْمَان
حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویَعْقُوب
حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویُوسُف
حضرتِ سیِّدُنا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْعَبَّاس

71 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کنیتیں

حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْر

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوحَفْص
حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُو عبدِالرحمن، اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالی وَجہَهُ الکرِیم	اَبُوالْحَسَن، اَبُو تُراب
حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُواِسْحَاق
حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوالْاَعْوَر
حضرتِ سیِّدُنا عامر بن جَرّاح رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوعُبَیْدَہ
حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُومحمد، اَبُو زید، اَبُو یزید، اَبُو خارِجَة
حضرتِ سیِّدُنا اسلم راعی رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُو سَلْمٰی
حضرتِ سیِّدُنا اُسَیْد بن حُضَیْر رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُو یَحیی، اَبُو عیسٰی، اَبُوعَتِیک، اَبُوحُضَیر، اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوحَمزة

حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُو عَمْرو، اَبُو عَمَّارَۃ
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ بن حَرام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا عَبّاس بن عبدالمُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالفَضْل
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُو بَکْر، اَبُو خُبَیْب
حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعَمْرو، اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا اَرْقَم بن ابواَرْقَم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا اَنْجَشَۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومارِیَۃ
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرَۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوعبدِالرحمن، اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالمَساکِین
حضرتِ سیِّدُنا حَکِیم بن حِزام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُنا سُراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفْیان
حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان

حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان
حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواُحَیْحَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوھاشم
حضرتِ سیِّدُ نا فَضْل بن عَبَّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالعباس،اَبُوعبدِ اللّٰہ،اَبُو محمد
حضرتِ سیِّدُ نا مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعلی،اَبُو عبد اللّٰہ،اَبُویَسار
حضرتِ سیِّدُ نا مِقْدَاد بن اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواَسْوَد
حضرتِ سیِّدُ نا نُعْمان بن بَشِیر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا تَمِیْم دَارِی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُورُقَیَّۃ
حضرتِ سیِّدُ نا عِکْرِمَۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعُثْمان
حضرتِ سیِّدُ نا عثمان (والدِ صدیق اکبر) رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوقَحَافَہ
حضرتِ سیِّدُ نا نُفَیع بن حَارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْرَۃ
حضرتِ سیِّدُ نا اسلم یا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُورافِع
حضرتِ سیِّدُ نا سَعْد بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسعید (خُدری)
حضرتِ سیِّدُ نا صَخْر بن حَرْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفیان
حضرتِ سیِّدُ نا زید بن سَہل رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوطَلْحَہ (انصاری)

حضرتِ سیّدُ نا حارث بن رِبْعی رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوقَتَادَہ
حضرتِ سیّدُ نا عبدالرحمٰن بن صَخْر رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوھُرَیْرَہ
حضرتِ سیّدُ نا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوحَمْزَہ
حضرتِ سیّدُناعبد اللّٰہ بن بُسْر رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوبُسْر،اَبُوصَفْوان
حضرتِ سیّدُ ناصُدَی بن عَجْلان رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُواُمامہ (باھلی)
حضرتِ سیّدُ ناعمران بن حُصَین رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُونُجَیْد
حضرتِ سیّدُ ناخالد بن زید رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُواَیُّوب(انصاری)
حضرتِ سیّدُناعبد اللّٰہ بن قَیس رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُومُوْسٰی (اشعری)
حضرتِ سیّدُ ناعُوَیمِر بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُودَرْدَاء
حضرتِ سیّدُ ناعَمْرو بن عَبَسہ رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیّدُ ناعرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیّدُ نارافع بن خَدِیْج رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیّدُ نااُہْبان بن صَیفی غفاری رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُومُسْلِم
حضرتِ سیّدُ ناجَنْدَرہ بن خَیشَنہ رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوقِرصافہ
حضرتِ سیّدُ ناحَسَّان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوالْوَلِید
حضرتِ سیّدُ ناحَکِیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ	اَبُوخالد

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْمُنْذِر، اَبُوالطُّفَیل
حضرتِ سیِّدُنا جُرْہُم بن ناشِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوثَعْلَبَہ
حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا مِقْداد بن اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومَعْبَد، اَبُوالْاَسْوَد
حضرتِ سیِّدُنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُویزید
حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب بن جُنادَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوذَر (غِفاری)
حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ

13 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہن کی کنیتیں

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ ھِنْد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَوْدَہ بنت زَمْعہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْاَسْوَد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ عَبْدِاللہ
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زَینب بنت جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْحَکَم
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زَینب بنت خُزَیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْمَسَاکِین

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا رَمْلَہ رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ حَبِيبَة
حضرت سیِّدَتُنا ہند بنت اَبی اُمیہ رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ سَلَمَة
حضرت سیِّدَتُنا حَمْنَہ بنت جَحْش رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ حَبِيبَة
حضرت سیِّدَتُنا خَیْرَہ بنت ابی حَدْرَد رضی اللہ تعالی عنہ	اُمُّ الدَّرْدَاء
حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنت حَمْزَہ بن عبدالمُطَّلِب رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ الْفَضْل
حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنت خطّاب رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ جَمِيل
حضرت سیِّدَتُنا فاخِتہ بنت ابی طَالِب رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ هَانِي
حضرت سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ بنت کعب رضی اللہ تعالی عنہا	اُمُّ عَمَّارَة

دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں

حضرتِ سیِّدُنا امام زَیْنُ العابِدین (علی بن حسین) رضی اللہ تعالی عنہما	ابو محمد، ابوالْحَسَن، ابوالقاسم، ابوبکر
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہ تعالی علیہ	ابوجعفر
حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحمَۃُ اللہ تعالی علیہ	ابوعبداللہ، ابواسماعیل
حضرتِ سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رَحمَۃُ اللہ تعالی علیہ	ابوالْحَسَن، ابوابراھیم
حضرتِ سیِّدُنا امام علی رضا رَحمَۃُ اللہ تعالی علیہ	ابوالْحَسَن، ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کَرخی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابومَحْفُوظ

حضرتِ سیِّدُ نا سَرِیُّ الدِّین (سَرِی سَقَطی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْحَسَن
حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	ابوالقاسم
حضرتِ سیِّدُ نا جعفر (ابوبکر شبلی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبکر
حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُ نا آلِ محمد مارَہروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْبَرَکات
حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم	ابواسحاق
حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الباری	ابوعبدِ اللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا امام مُسلِم بن حَجّاج علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الرزّاق	ابوالْحُسَیْن
حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عیسٰی
حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن یزید ابن ماجہ رَحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ	ابو عبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُ نا امام سلیمان بن اشعث سِجِستانی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابو داوٗد
حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن شُعَیب نَسائی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عبدالرحمن
حضرتِ سیِّدُ نا اِمام قاضی عِیاض مالِکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْفَضْل
حضرتِ سیِّدُ نا امام یحیی بن شَرَف نَوَوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوزَکَرِیّا
حضرتِ سیِّدُ نا نعمان بن ثابت امام اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم	ابوحَنِیْفَہ
حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن اِدْرِیس شافعی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابوعبدِاللّٰہ

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو عبدِ اللہ
حضرتِ سیِّدُنا مالک بن اَنَس (امام مالک) علیہ رَحمۃُ اللہ الواحِد	ابو عبدِ اللہ
حضرتِ سیِّدُنا امام یعقوب بن ابراہیم علیہ رَحمۃُ اللہ الکریم	ابو یُوسُف
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد علیہ رَحمۃُ اللہ الصمد	ابو عبدِ اللہ
حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن محمد طحاوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو جَعْفَر
حضرتِ سیِّدُنا رُفَیع بن مِہران عَلَیْہ رَحمۃُ اللہ المنّان	ابو العالِیَہ
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عِمْران
حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش علیہ رَحْمۃُ اللہ الاحد	ابو محمد
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمرو (امام اَوزاعی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ثَوب رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو مُسْلِم (خَوْلانی)
حضرتِ سیِّدُنا عبدالمَلِک رَقَاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی	ابو قِلابہ
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی رازی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابو بَکْر (جَصَّاص)
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حُسَیْن (امام بَیہقی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو بَکْر
حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو سَعِید
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی (خطیب بغدادی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی	ابو بَکْر
حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن نُصَیر طائی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو سُلَیْمان

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عمر (امام دار قُطنی) عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مسلم (امام زُہری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبکر
حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ بن عمر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابو عُمَر
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن محمد (امام جزری) عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابوالخَیر
حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زُبیر بن عَوّام علیہ رَحمۃُ اللہ السلام	ابوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحمۃُ المجید	ابوحَفْص
حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض علیہ رَحمۃُ اللہ الرزّاق	ابوعلی
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد (امام قُدُوری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالحُسَیْن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی (محمد بن حَنَفِیَّہ) رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوالقاسِم
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسین (امام کَرخی) عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ المُبین	ابوبکر
حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مَعِین علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المُبین	ابوزَکَرِیّا

قطبِ زمانہ علامہ سید محمد بن سلیمان جزولی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعبداللہ
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ابومحمد
امام المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو محمد
محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالفَضْل
فقیہِ اعظم حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابویوسف
سلطان الواعظین حضرت مولانا محمد بشیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر	ابوالنُّوْر
استاذ العلماء حضرت مولانا سید احمد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الصمد	ابوالبَرَکات
شارح قصیدہ بردہ حضرت مولانا سید محمد احمد قادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْحَسَنات
امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ	ابو بِلال
شہزادۂ امیر اہلسنت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتھم العالیہ	ابو اُسَیْد
شہزادۂ امیر اہلسنت حاجی بلال رضا عطاری دامت برکاتھم العالیہ	ابو ہِلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان کے القابات

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ	صِدِّیْق (ہمیشہ تصدیق کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ	فَارُوْق (باطل سے حق کو ممتاز کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُوالنُّوْرَیْن (دونوروں والا)

حضرتِ سَیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالی عنہ	اَسَدُ اللّٰہِ (اللہ کا شیر)
حضرتِ سَیِّدُ نا خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ	سَیْفُ اللّٰہِ (اللہ کی تلوار)
حضرتِ سَیِّدُ نا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ	صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار)
حضرتِ سَیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ	اَمِیْنُ (دیانت دار)
حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ	اَلبَحْر والحِبْر (بہت بڑا عالم)
حضرتِ سَیِّدُ نا خُزَیْمَہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ	ذُوالشَّهَادَتَیْن (دو گواہیوں والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ	حُسَّامُ (تیز تلوار)
حضرتِ سَیِّدُ نا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ	ذُو الْاُذُنَیْن (دو کانوں والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ	ذُو الْجَنَاحَیْن (دو بازوؤں والے)
حضرات حسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہما	رَیْحَانَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول)
حضرتِ سَیِّدُ نا بلال رضی اللہ تعالی عنہ	سَابِقُ الْحَبَشَۃِ (حبشہ کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا صُہَیب رضی اللہ تعالی عنہ	سَابِقُ الرُّوْمِ (روم کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا سلمان رضی اللہ تعالی عنہ	سَابِقُ الْفُرْسِ (فارس کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)

حضرتِ سَیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ	صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ (حضور علیہ السلام کے مبارک نعلین اٹھانے والے)

9 تابعین و محدثین کے القابات

حضرتِ سَیِّدُ نا سعید بن مسیّب رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	اَفْضَلُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ فضیلت والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا اُویس قرنی رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	خَیْرُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ بھلائی والے)
حضرتِ سَیِّدُ نا ذکوان رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	طَاؤُس (خوبصورت چہرے والا)
حضرتِ سَیِّدُ نا محمد بن حسن بصری رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	مَحْبُوْب (دوست)
حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر	عُمر ثانی (دوسرے عمر)
امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	مُحْیُ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والے)
حضرت علامہ عبد الرحمن سیوطی علیہ رَحمۃُ اللہِ الغنی	جَلَالُ الدِّیْن (دین کا جلال)
حضرتِ سَیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی	حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل)
حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہِ الوالی	نُوْرُ الدِّیْن (دین کی روشنی)

9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات

حضرت سَیِّدُ نا عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	غَوثِ اعظم (بڑا مددگار)
حضرت سَیِّدُ نا داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	گَنْج بَخْش (بہت بڑا فیاض)
حضرت سَیِّدُ نا بابا فرید الدین رحمۃُ اللہ تعالی علیہ	گَنْج شَکَر (شکر کا خزانہ)

حضرت سیِّدُ نا خواجہ معین الدین اجمیری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القو	غریب نواز (غریبوں کی جھولیاں بھرنے والے)
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	بَدْرُ الدِّیْن (دین کو روشن کرنے والا)
حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللّٰہ شاہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	غازِی (کافروں سے لڑنے والا مسلمان)
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	خَاتَمُ الاَکَابِر (بزرگوں کی نشانی)
حضرت علامہ مولانا آل احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	اچھے میاں (اچھے آدمی)
حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	قُطبِ مَدِیْنہ (مدینے کے قطب (مسلمانوں کے عقیدے میں وہ ولی جسکے سپرد کسی علاقہ یا بستی کا انتظام ہو)

پاک وهند کے 31مشهور علماء کرام کے القابات

حضرت علامہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	شَیْخِ مُحَقِّق (تحقیق کرنے والے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَئِیسُ المُتَکَلِّمِین (علم کلام کے ماہر)
امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اَعلٰی حضرت (سب سے بڑی بارگاہ)
مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اُستاد زَمَن (اپنے وقت کے استاد)
سید علی حسین اشرفی میاں علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْمَشَائِخ (بزرگوں کے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	مفتی اَعْظَم ھند (ہند کے سب سے بڑے مفتی)
حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغنی	صَدْرُ الشَّرِیْعَہ (دین کے مسائل کے جاننے والوں میں بلند مقام رکھنے والے)
حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغنی	مَلِکُ الْعُلَمَاء (علماء کا بادشاہ)

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الغنی	غَزَالیِ زَمَان (اپنے زمانے کے امام غزالی)
حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن	حَکِیْمُ الْاُمَّت (امت کی اصلاح کرنے والے)
حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی	صَدْرُالْاَفَاضِل (جید عالم)
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رَحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ	اَمیرِ مِلَّت (دین کے امیر)
حضرت پیر سید محمد میاں مارہروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	تاجُ العُلَمَاء (علماء کا سردار)
حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	مُحَدِّثِ اَعْظَمِ ہِنْد (ہند کے سب سے زیادہ احادیث کو زبانی کرنے والے)
علامہ مولانا سراج احمد خانپوری رَحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ	سِرَاجُ الْفُقَھَاء (علمِ فقہ جاننے والوں کی چمک)
حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	شیر بیشہ اہلسنّت
حضرت علامہ مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری	غازی ملت (قوم کے غازی)
حضرت علامہ مولانا عبد العزیز مبارک پوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	حافِظِ مِلَّتْ (دین کے نگہبان)
حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	محدث اعظم پاکستان (پاکستان کے سب سے بڑے حدیث جاننے والے)
حضرت علامہ مولانا شریف الحق علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	شارح بخاری / فقیہ اعظم (بخاری کی شرح کرنے والے، سب سے بڑے فقیہ)
حضرت علامہ مولانا ریحان رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ریحانِ ملت (ملت کے پھول)
حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْقُرآن (قرآن کے عالم)
حضرت علامہ مفتی خلیل احمد برکاتی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الباری	خَلِیْلِ مِلَّت (ملت کے دوست)
حضرت مولانا عبد الحکیم شرف قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	شَرَفِ مِلَّت (قوم کی عزت)

حضرت علامہ مولانا عمر نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی	تَاجُ الْعُلَمَاء (علم والوں کے تاج)
حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی	رَئِیسُ التَّحْرِیر (تحریر کے بادشاہ)
حضرتِ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی	خطیب پاکستان (پاکستان کے نامور خطیب)
حضرت علامہ مولانا فیض احمد اُویسی علیہ رحمۃ اللہ القوی	فیض ملت (قوم کو فیض دینے والے)
حضرت علامہ مفتی عبدُ الرحیم بستوی علیہ رحمۃ اللہ القوی	اُسْتَاذُ الْفُقَهَاء (علم فقہ جاننے والوں کے استاد)
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	امیرِ اہلِ سنت (سنیوں کا امیر، رہنما)
مفتی فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی	مفتیِ دعوتِ اسلامی (دعوت اسلامی کے مفتی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چار چیزیں سردار بنا دیتی ہیں

شہاب الدین حضرت سیدنا محمد بن احمد ابوالفتح اَبْشِیْہِی علیہ رحمۃ اللہ القوی "اَلْمُسْتَطْرَف" میں نقل فرماتے ہیں: چار چیزیں انسان کو سردار بنا دیتی ہیں: اَلْعِلْمُ وَالْاَدَبُ وَالصِّدْقُ وَالْاَمَانَۃُ یعنی علم، ادب، سچائی اور امانت۔

(المستطرف ،۱/ ۴۲)

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران، ۱۳۹۰ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی، متوفی ۱۱۷۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند البزار	امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۲ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	الامام مجد الدین المبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۱۱ھ
الاذکار	الامام یحییٰ بن شرف النووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
سبل الہدیٰ والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۲۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
المنتقی شرح مؤطا امام مالک	الامام القاضی سلیمان بن خلف الباجی، متوفی ۴۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شرح البخاری للسفیری	شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری متوفیٰ ۹۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
نزھۃ القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
مجمع الانہر	عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان کلیبولی، متوفی ۱۰۷۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
دُرِّ مختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
رَدُّ المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
جہان مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی،	رضا اکیڈمی ممبئی
الملفوظ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فتاوی مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاہور ۱۴۲۱ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبد اللّٰہ قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اسد الغابۃ	عز الدین ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ

الاصابۃ	الامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۵ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
وفاء الوفاء	نور الدین علی بن احمد سمہودی، متوفی ۹۱۱ھ	دار احیاء التراث، بیروت
الکامل فی ضعفاء الرجال	الامام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
تاریخ دمشق	الامام ابو القاسم علی بن حسن الشافعی المعروف بابن عساکر، المتوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
المواہب اللدنیہ	الشیخ احمد بن محمد القسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۶ھ
سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	کتب خانہ امجدیہ
کتاب التعریفات	السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین ابی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار

عالم جاہل کو پہچانتا ہے مگر جاہل عالم کو نہیں

حضرت سیدنا امام عبد الرء ُوف مَنَاوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی "فیض القدیر" میں نقل فرماتے ہیں: اَلْعَالِمُ یَعْرِفُ الْجَاھِلَ لِاَنَّہٗ کَانَ جَاھِلاً وَالْجَاھِلُ لَایَعْرِفُ الْعَالِمَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ عَالِمًا یعنی عالم جاہل کو پہچانتا ہے کیونکہ (حصولِ علم سے پہلے) وہ بھی جاہل تھا لیکن جاہل عالم کو نہیں پہچانتا کیونکہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

(فیض القدیر، ۳۰/۱۱)

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-382-3

0101940

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net